REGD. No. P. 67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN

جلد ۱۸ — شمارہ ۵۰

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

یکم شوال ۱۳۸۹ھ — ۱۱ فتح ۱۳۴۸ ہش — ۱۱ دسمبر ۱۹۶۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ فتح (دسمبر) - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ۴ فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔

قادیان ۸ فتح - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ کے پاؤں کا پلستر ۱۸/۱۲/۶۹ کو اُترنے والا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ انگلی کی ہڈی درست رنگ میں جُڑ جائے اور ہر طرح خیریت رہے۔ آمین۔

★ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مقامی طور پر درس القرآن اور درس الحدیث کا سلسلہ قادیان کی دونوں مرکزی مساجد میں جاری ہے۔ عرصہ زیر اشاعت میں سورۃ الصافات سے تا آخر سورۃ الذاریات محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے درس دیا۔ بعدہٗ سورۃ الطور سے تا اختتام قرآن کریم مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درس مکمل کر رہے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان کی برکات اور قرآنی انوار سے سب کو وافر حصہ دے آمین۔

حضرت بابا نانک رحؒ کی پانچ سو سالہ برسی کی تقریبات میں احباب جماعت کی شرکت

اخبار بدر کے خصوصی نمبر کی اشاعت - ریڈیو جالندھر سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریر - مختلف گوردواروں میں احمدی گیانی کی تقریر - اور لٹریچر کی تقسیم!

قادیان — حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی پانچ سو سالہ برسی کے سلسلہ میں ملک کے ہر حصہ میں متعدد شاندار تقریبات منائی گئی ہیں۔ جن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی بڑے ذوق شوق کے ساتھ حصہ لیا جاتا رہا ہے۔ بیرونجات کی جماعتوں میں شرکت کی بعض رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہیں اور بعض شائع ہو رہی ہیں۔ مقامی طور پر مرکز کی طرف سے اس تقریب پر اخبار بدر کا خصوصی پرچہ بابا نانک رحؒ نمبر خاص اہتمام کے ساتھ بتاریخ ۲۰ نبوت (نومبر) شائع کیا گیا۔ اس کے مضامین کو ہر حلقہ میں دلچسپی سے پڑھا گیا اور پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔

مورخہ ۲۲ نومبر کو امرتسر میں خصوصی تقریبات منائی گئی تھیں۔ اس کے پیشِ نظر نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے قادیان سے چار احباب پر مشتمل ایک وفد امرتسر گیا جس میں مکرم مولوی عبد القادر صاحب دانش دہلوی۔ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں۔ اور عزیز عبد الرشید بدر شامل تھے۔ وفد کے پاس اخبار بدر کے خصوصی نمبر کے علاوہ پنجابی، ہندی، اور انگریزی زبان میں شائع شدہ کثیر التعداد لٹریچر تھا۔ جسے دربار صاحب کی زیارت کے لئے آنے والے دوستوں میں وسیع پیمانے پر تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح امرتسر کے بازاروں میں گھوم کر سنجیدہ مزاج چیدہ چیدہ افراد تک اس تقریب کا قیمتی روحانی تحفہ پہنچایا گیا۔ دربار صاحب میں اخبار بدر اور دوسرا لٹریچر حاصل کرنے والوں کا اشتیاق قابلِ دید تھا۔ تقسیم کنندہ کے پاس مشتاقین کا ایک انبوہ کثیر جمع ہو جاتا اور ہر شخص یہی خواہش رکھتا کہ اسے ضرور اس میں سے روحانی تحفہ ملے۔ لٹریچر پا کر مختلف ٹولیوں میں کھڑے اور بیٹھے دوست اس کا دلچسپی سے مطالعہ کرتے رہے۔ بعض دوستوں نے اسے اپنے پاس محفوظ کر لیا کہ گھر جا کر اطمینان سے پڑھیں گے۔ اردو میں شائع شدہ پرچہ بدر اور دوسرے لٹریچر کو زیادہ اشتیاق سے وصول کیا گیا۔ اور اس کے مطالعہ کی خواہش کی گئی۔ خدا تعالیٰ اس کے بہتر روحانی نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

۲۳ نومبر کی رات کو بوقت آٹھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی جالندھر ریڈیو سے ایک تقریر "بابا نانک اور وحدانیت" کے عنوان سے براڈ کاسٹ ہوئی۔ جو آپ نے ریڈیو والوں کی خواہش پر بتاریخ ۲۰ نومبر ریکارڈ کرائی تھی۔ اس تقریر کو بھی سب جگہ بڑی دلچسپی سے سُنا گیا۔ اور اُسے پسند کیا گیا۔

اسی روز رات کے وقت گوردوارہ سنگھ سبھا جالندھر میں مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش قادیان کی تقریر ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات عشقِ الٰہی پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ حضرت بابا صاحب موصوف انسانی دلوں میں یکجہتی اور اتحاد پیدا کرنے آئے تھے۔ اور اسی کا پرچار کرتے رہے۔ آپ کی اس آدھ گھنٹے کی تقریر کو دلچسپی سے سُنا گیا۔

مورخہ ۲۷ نومبر کو گوردوارہ اکال گڑھ قادیان میں بھی مکرم گیانی صاحب کو تقریر کے لئے دعوت دی گئی۔ چنانچہ موصوف نے شری گورو نانک رحؒ کے پیغام پر پون گھنٹہ تقریر کی۔ گیانی صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ شری گورو نانک جی مہاراج کا پیغام دلوں کو موہ لینے والا اور بنی نوع انسان میں باہمی پریم اور محبت کی بنیادوں کو استوار کرنے والا تھا جس سے ہر قسم کے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ آؤ ہم اس مبارک جنم شتابدی کے موقعہ پر اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی پوری کوشش کریں اور اس پر عمل بھی کریں۔

مورخہ ۲۹ نومبر کو آئی ٹی آئی قادیان کے اساتذہ وطلبہ کی طرف سے بھی اسی قسم کی ایک تقریب منائی گئی اور جلوس نکالا گیا جس میں جماعت کی طرف سے بھی متعدد احباب نے باوجود رمضان میں درس القرآن وغیرہ کی مصروفیت کے حصہ لیا۔ اور اپنے سکھ دوستوں کی اس خوشی میں شریک ہوئے۔ اسی طرح مقامی طور پر جماعت احمدیہ نے ایسی جملہ تقاریب میں حصہ لیا۔ بیرونجات کی جماعتوں کی رپورٹیں علیحدہ درج ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کا اٹھتروّاں ۷۸ سالانہ جلسہ

انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۶۹ء بمقام قادیان منعقد ہو رہا ہے۔ ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ جلسہ میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱ فتح ۱۳۴۸ ہش!

"ساقیا آمدنِ عیدِ مُبارک بادت"

اس وقت جب یہ نوٹ لکھا جارہا ہے۔ رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے۔ ۱۲ نومبر کو پہلا روزہ تھا، اس اعتبار سے جب یہ پرچہ احباب کرام کے ہاتھوں میں ہوگا تو وہ عید الفطر منا بھی چکے ہوں گے۔ رمضان شریف کے ایک ماہ کے انفرادی اور اجتماعی مجاہدہ اور خصوصی عبادتوں کے بعد شوال کی پہلی تاریخ مومنوں کے لئے عید کا دِن مقرر کیا گیا ہے۔ بمقابلہ دیگر اہلِ مذاہب کے تہواروں کے اِسلامی تہواروں کی شان بالکل ہی جُدا ہے۔ وہاں تو ہر تہوار کے موقعہ پر کھیل کُود اور غفلت کے سامان اس تہوار کی تکمیل کا حصّہ ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی تہوار صرف اور صرف عبادت کا رنگ رکھتے ہیں۔ اسلامی تعلیم کی رُو سے عام دِنوں میں تو چوبیس گھنٹوں میں تہجد کے علاوہ پانچ فرض نمازیں ہیں۔ لیکن عید کے روز چاشت کے وقت عید کی دوگانہ نفلی نماز اور مناسب حال وعظ و تلقین کا خطبہ ایک زائد عبادت رکھی گئی ہے تا ہر مسلمان مخلص ذہن میں یہ بات اچھی طرح سے راسخ ہوجائے کہ اُن کی خوشی بھی اُسی وقت مکمل ہوتی ہے جب اپنے خالق و مالک کے حضور سر بسجود رہے۔ اور اس کی عبودیّت کا اظہار کرے۔

رمضان کی ایک ماہ کی ریاضت کا گویا یہ شکرانہ ہوتا ہے۔ جو عاجز بندے دوگانہ نماز کی صورت میں ادا کرتے ہیں —— اور اس کی عالی بارگاہ سے اس امر کی التجا کرتے ہیں کہ خدایا! عاجز بندے ہونے کے لحاظ سے ہم قدم قدم پر تیرے محتاج ہیں۔ تیرے فضلوں کے بغیر ایک پل بھی زندہ رہنا ممکن نہیں۔ جو کچھ عبادت ہوئی ہے وہ بھی تیرے ہی فضل و کرم سے ہوئی ہے۔ آئندہ بھی اسی طرح توفیق دیتا چلا جا —— !!

نظارت دعوت و تبلیغ کے اعلان سے احباب کو اِس امر کا علم ہے اور احباب اِس کے لئے تیار بھی ہوں گے کہ چند روز بعد جماعت کے دائمی مرکز قادیان میں ہمارا سالانہ جلسہ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر کو منعقد ہونے والا ہے۔ یہ موقعہ بھی عید ہی کا رنگ رکھتا ہے جبکہ مخلصینِ جماعت دُور دراز کا سفر کرکے دینی مرکز میں محض اس غرض سے آتے ہیں کہ چند روز سب احبابِ جماعت اجتماعی دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزاریں۔ چند روز مِل کر خدمت و اشاعت دین کے لئے ایک نیا جذبہ اور نیا اور تازہ ایمان پیدا کریں۔ باہمی ملاقات کے نتیجہ میں رُوحوں کو صیقل کریں۔ اور بیشتر اوقات کو ایسے ہی رُوح پرور مشاغل میں گزاریں۔

عنوان میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے الہام میں عید کا مبارک موقعہ آنے پر مبارکبادی کا ہدیہ دیا گیا ہے۔ اسلئے ہم بھی الہامی الفاظ ہی میں قادیان کی مبارک بستی کی طرف یہ نیک سفر کرنے والوں کو اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کہتے ہوئے "ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت" کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔ آئیں اور اس مبارک اور مقدس بستی میں چند روز قیام کرکے معرفتِ حق کی شرابِ طہور نوش کریں۔ اور اپنی رُوحوں اور دِلوں میں ایک نیا نُور اور برکت بھر کرلے جائیں۔

الہامِ الٰہی میں "ساقیا" کہہ کر سبھی مومنوں کو خدا کی معرفت کی شرابِ طہور کی دعوت دی گئی ہے۔ جس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ دُنیا کے دُور دراز علاقوں سے اِس مقدس اور مبارک بستی میں چلے آنے والوں کو جس قسم کا رُوحانی جذبہ اور سچی عقیدت کھینچ لاتی ہے۔ اس کا نقطۂ مرکزی بھی یہی ہے کہ اس مقدس مقام میں قیام کے دِنوں میں مومنوں کے اجتماع سے ایسا سماں بندھ جاتا ہے کہ ہر آنے والے کو وصالِ الٰہی کے بھرپُور پیالے پینے کو ملتے ہیں۔ اور ایک خاص قسم کا لطف اور سرُور اور لذّت اور تسکین حاصل کرکے احباب اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ پس انہی معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر سال ہی جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والوں کا اس الٰہی بشارت کے ساتھ شیریں الفاظ میں استقبال کیا جاتا ہے کہ اَے وصالِ الٰہی کے بادہ نوشو! تم کو اس امر کی خوشخبری ہو کہ وہ مبارک دن آرہے ہیں۔ اور مرکزِ سلسلہ میں جمع ہوکر تمہیں اپنے اس مقصد کو زیادہ خوش اسلوبی سے حاصل کرنے کے مواقع میسّر آنے والے ہیں —— !!

مرکزِ سلسلہ میں قیام کے دَوران جس قسم کی انفرادی اور اجتماعی دُعائیں کرنے اور مجالسِ ذکر میں حصّہ لینے کا موقعہ میسّر آتا ہے۔ یہ بھی گویا مخلصین کا اظہارِ عبودیت ہی ہے۔ کہ اس وقت جب دُنیا سمجھ اور زندہ خدا سے اپنا پیوند توڑ چکی ہے اور طرح طرح کے لہو و لعب میں مشغول ہوکر اس کی یاد سے غافل پڑی ہے۔ دُنیا کی اربوں آبادی کے مقابل پر یہ چند سو افراد کی حقیقت ہی کیا ہے۔ اگر اس کا فضل شاملِ حال نہ ہو۔ لیکن یہ انگلیوں پر گنے جانے والے افراد دِل میں اُسی نوع کے ایمان کی چنگاری دبائے ہوئے ہیں جو اسلام کے صدرِ اوّل میں کھجور کے پتوں والی مسجد کے نیچے کیچڑ کے اندر سجدہ کرنے والے ساری دُنیا میں رُوحانی غلبہ کی باتیں کیا کرتے تھے۔ خُدا تعالےٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان اَسلاف کو دُنیا کے سردار بنا دیا۔ اور ان کی قربانیوں کو قبُول کیا۔ اسی طرح اُس کی رحمت سے یہاں بھی توقعات اسی قسم کی ہیں کہ وہ ذرّہ نواز ان خاک نشینوں کی حقیر قربانیوں کو درجۂ قبولیت بخشے گا۔ اور اُن کی محدود مساعی کو ایسا بار آور کرے گا کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے جو وعدے اس زمانہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ وہ ضرور پُورے ہوں گے۔ پس جماعت احمدیہ کا ہر سالانہ جلسہ بھی اپنے اندر ایک پہلو سے عید کا ہی رنگ رکھتا ہے۔ اور بہت بڑے یوم عید کی تیاری کا پیش خیمہ ہے جو اسلام کے ساری دُنیا میں رُوحانی غلبہ کا ہے جس کا خدا نے رسُول اللہؐ کو وعدہ دیا تھا۔ اور آپؐ نے مسیح موعودؑ کے ذریعہ اس کے ظہور پذیر ہونے کی خبر دی —— خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ایسے سامان جلد کرے جب غافل دُنیا کی آنکھیں کھلیں اور اُسے بھی خدائے برحق کی معرفت حاصِل ہو —— آمین۔

سُورت بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات

سُورت بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کو ازبر کرنے کا ارشاد حضور ایّدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے احباب تک پہنچ چکا ہے۔ امید ہے کہ احباب اس کی تعمیل میں اپنے حلقہ میں سرگرمِ عمل ہوں گے ایمان کی قیمتی متاع کی حفاظت کے سلسلہ میں ان آیات کی روشنی بے حد ضروری ہے۔ نبی کی آمد کے نتیجہ میں جو تین گروہ دُنیا میں ظہور پذیر ہوتے ہیں اُن سے بڑے ہی جامع اور واضح طریق پر تعارف کرایا گیا ہے۔ اور خصوصیت سے اس گروہ کی حقیقت کو سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے جو منافقوں کا گروہ کہلاتا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ان لوگوں کو آلۂ کار بنا کر شیطان کیسے کیسے کس کس حربے کو کام میں لاتے ہوئے مومن کی قیمتی متاع کو لوٹ لینے کی بھرپُور کوشش کرتے ہیں۔ حضوُر کا ارشاد کس قدر پیارا ہے۔ کہ جو شخص اپنی متاع کی حفاظت کے سلسلہ میں بیدار اور چوکس رہتا ہے۔ وہ نقصان اٹھانے سے بچا رہتا ہے۔ جس کسی نے بھی غفلت کی تو یاد رکھئے کہ شیطان تو ہر ایسے موقعہ کی تاک میں ہوتا ہے۔ اور مومن کو بہکانے میں اپنے تمام حربے کام میں لے آتا ہے۔ اس موقعہ پر قرآن کریم سے جو اُصولی ہدایت ہمیں ملتی ہے وہ یہ کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ۔ (الاعراف: آیت ۲۰۲)

جن خوش نصیب افراد کو بارگاہِ ربّ العزت سے یہ نعمت حاصل ہوتی ہے۔ جب کبھی انہیں شیطان کی طرف سے آنے والا کوئی خیال محسوس ہوُا۔ اور وہ ہوشیار ہوگئے۔ اور اُن کی آنکھیں کھُل گئیں۔ وہ ہدایت پا جاتے ہیں۔ تب وہ علیٰ وجہ البصیرت، ذرّیتِ شیطان کا مقابلہ کرنے کے لئے مستعد اور تیاّر ہو جاتے ہیں۔

پس ایمان کی قیمتی متاع کی حفاظت اور اس کی قدر و قیمت کی اہمیّت کے پیشِ نظر ضروری ہے سب احباب، حضرت امام عالی مقام کے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے سورتِ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کو خود بھی حفظ کریں، اپنے اہل و عیال اور تمام تعلق داروں کو حفظ کرنے کی ترغیب دیں۔ اور ساتھ کے ساتھ ان آیات کے معانی اور مطالب بھی اُن پر واضح کریں۔ تا اُن میں سے ہر ایک اپنے ذاتی علم کی بناء پر ان آیات سے رُوحانی استفادہ کرسکے۔ اور ایسا ہو کہ جماعت کے سبھی افراد نسلاً بعد نسلٍ منافقوں کے حربوں سے محفوظ رہ کر ایمان کی حلاوت سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔ آمین ٭

خطبہ جمعہ

ہمارے اقتصادی نظام کی منصوبہ بندی اور اس کے فیصلوں کی بنیاد حق و حکمت پر مبنی ہونی چاہیئے

ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر بنتے ہوئے ایسے فیصلے کریں جن سے سب کے حقوق ادا ہوں

مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ (البینہ) کے نویں اور دسویں معنے اور ان کی پُر معارف تشریح

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ ماہ نبوت ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اسلام کی اقتصادی تعلیم

کے اصول اور فلسفہ کے متعلق جو خطبات میں دیتا رہا ہوں۔ انہی کے تسلسل میں میرا آج کا خطبہ ہے۔ میں نے بتایا کہ قرآن کریم نے جب مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کا حکم فرمایا تو دین کے جو گیارہ لغوی معانی یہاں چسپاں ہوتے ہیں ان سب تقاضوں کو پورا کرنے کا حکم دیا۔ اسلام نے عبادت محض ذکر کو یا محض نماز ہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے کو قرار نہیں دیا بلکہ اسلامی تعلیم انسان کے ہر عمل کے متعلق ایسی ہدایت دیتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا ایک مخلص بندہ اپنے عمل کو اس کی ہدایت کے مطابق کرے تو اس کا ہر عمل خواہ وہ

دنیادار کی نگاہ میں

ایک دنیوی عمل ہی کیوں نہ ہو عبادت بن جاتا ہے۔ اسلام نے انسان کی اجتماعی زندگی اور اقتصادی تقاضوں کے متعلق بھی ایک حسین تعلیم ہمیں عطا کی ہے۔ اگر ہم اپنے اقتصادی تعلقات اور اقتصادی زندگی میں اسلام کی بتائی ہوئی تعلیم کو مدِنظر رکھیں اور اس پر عمل کریں تو ہماری ہر اقتصادی کوشش بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت بن جاتی ہے

دین کے آٹھ معانی کے متعلق میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اس کے نویں، دسویں اور گیارھویں معنی کے متعلق میں نے بیان کرنا ہے۔ سو

دین کے نویں معنے

حساب کرنا، محاسبہ کرنا ہیں۔ دسویں معنے ہیں فیصلہ اور گیارھویں معنے ہیں جزا اور بدلہ۔

میں نے اس سلسلہ کے پچھلے خطبہ میں دین کے آٹھویں معنے اور آٹھویں تقاضا کے متعلق کچھ بیان کیا تھا۔ میرا وہ بیان تدبیر کے متعلق تھا کیونکہ میں نے جس ترتیب سے یہ معانی لکھے ہیں۔ اس کے لحاظ سے دین کے آٹھویں معنے تدبیر کے ہیں اور اسی پر میں نے خطبہ دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ میں ایک عظیم اقتصادی نظام دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے اقتصادیات کو اپنی ڈگر پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ بلکہ اس کے لئے تدبیر کرنی پڑے گی۔ منصوبہ بنانا پڑے گا۔ سالانہ۔ چار سالہ۔ پانچ سالہ یا دس سالہ جیسا کہ ضرورت ہو پلین (plan) بنانے پڑیں گے۔ سکیمیں بنانی ہوں گی۔ منصوبے تیار کرنے پڑیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے سارے منصوبوں کو خالصۃً میرے لئے بنانا اور اپنے سارے منصوبوں کو اس طرح تیار کرنا کہ اس کے نتیجے میں تم میری صفات کے مظہر بنو

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں

تین اور باتوں کی طرف متوجہ کیا ہے

جن کا تعلق تدبیر کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم منصوبہ بناؤ گے اور تم اپنے اس منصوبہ کی تیاری میں میری صفات کا مظہر بنو گے تو تمہارے سامنے یہ بات آئے گی کہ اس کے لئے تمہارے پاس سارے اعداد و شمار ہونے چاہئیں ساری ضرورتیں تمہارے سامنے ہوں۔ کسی ایک خطہ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ تمہیں رعایا کے تمام شہروں اور تمام علاقوں کی ضرورتوں کو سامنے رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ مکمل اعداد و شمار تیار کرنے کے بعد ہی وہ منصوبہ بنایا جا سکتا ہے جو اس تدبیر کے مطابق ہو جو اللہ تعالیٰ دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے مدبر حقیقی تو اسی کی ہستی ہے۔ اسی کی تدبیر اور اسی کا حکم اور اسی کا امر آسمانوں اور زمینوں پر چلتا ہے لیکن چونکہ اس نے انسان کو اعلیٰ روحانی ترقیات کے لئے پیدا کیا تھا۔ اس نے انسان کو یہ اختیار دیا کہ چاہے وہ ہدایت کی راہ کو اختیار کرے اور چاہے وہ شیطانی راستوں پر چلنے لگے۔ اس اختیار دینے کے نتیجہ میں اور اس وجہ سے کہ اس نے بڑی اخلاقی اور جسمانی ترقیات کرنی تھیں۔

جہاں تک انسان کا تعلق

اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر کے ایک حصہ کو انسان کے سپرد کیا اور اسی وجہ سے تفاوت پیدا کیا۔ کسی کو ایک قسم کی قوتیں اور استعدادیں عطا کیں۔ اور دوسرے کو ایک اور قسم کی قوتیں اور استعدادیں عطا کیں تا تمام بنی نوع انسان ایک دوسرے کی خدمت میں لگے رہیں۔ اور جو حقوق اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں ان حقوق کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق قائم کرنے والے ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ساری تدبیر خود ہی کر دیتا۔ جیسا کہ اس نے درختوں کے متعلق ساری تدبیر خود کر دی یا جیسا کہ ہیرے کے بننے میں جو مختلف قوتیں چاہئیں تھیں اور جتنا زمانہ چاہئے تھا اور جتنے دور ان میں سے گزر کر مٹی کے ذروں نے ہیرا بننا تھا یہ سارا انتظام اللہ تعالیٰ نے خود کر دیا ہیروں کو اپنی ارتقاء کے لئے اور اپنی خصوصیات کو کمال تک پہنچانے کے لئے کسی منصوبہ کے بنانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ان کے لئے روحانی ترقیات مقدر نہیں تھیں یہی حال درختوں اور جانوروں کا ہے۔ انسان کے سوا ہر مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک کامل اور مکمل تدبیر، ایک کامل اور مکمل منصوبہ کہ جس کے کسی حصہ پر بھی ان کا اپنا اختیار نہیں بنا دیا اور اس کے مطابق یہ دنیا چل رہی ہے۔ لیکن انسان کے ساتھ اس نے ایسا سلوک اس لئے نہیں کیا کہ اس کے لئے

روحانی ترقیات مقدر تھیں

انسان نے ان روحانی ترقیات کے حصول کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو پانے کی خاطر بہت سے کام اپنے اختیار سے کرنے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اشیاء تو سب بنا دیں لیکن ان سے کام لینے کی قوتیں اور استعدادیں تھیں ان میں تفاوت پیدا کر دیا اور مختلف قوتوں اور استعدادوں کے نتیجہ میں جو پیداوار ہوئی اس کی تقسیم کے لئے خود ہدایت دی اور انسان کو کہا کہ تم میرے حکم سے صاحب اختیار تو ہو لیکن میرا یہ حکم بھی ہے کہ اگر تم نے اپنے اس اختیار کو میری ہدایت کے مطابق استعمال نہ کیا تو تم میرے غضب کے نیچے ہو گے اگر تم اس اختیار کو جو میں نے تمہیں دیا ہے میری ہدایت کے مطابق استعمال کرو گے تو تم میری رحمت کے سایہ تلے ہو گے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے

تدبیر کا ایک حصہ

انسان کی روحانی ترقیات کی خاطر اس کے سپرد کیا۔ اور اس کو کہا کہ یہ اشیاء تو میں نے بنا دی ہیں۔ اور میں نے تمہیں بہت سی قوتیں بھی عطا کی ہیں۔ اب تم اپنے اختیار

معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں ان اشیاء میں اس لئے رکھا گیا ہو۔ مثلاً میری مخلوق کے اجزاء کا تجزیہ کے ذریعہ تم علیحدہ کر سکتے ہو اور علیحدہ کر سکتے ہو۔ اور پھر ترکیب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق انہیں ایک نئی شکل میں جوڑ سکتے ہو۔ چنانچہ نائیلون وغیرہ کے جتنے کپڑے ہیں یا بہت سے رنگ اور بہت سی کریم کریں اور دوائیں وغیرہ ہیں۔ وہ اسی قانون کے مطابق انسان کو ملیں۔ اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ اور انسان نے اللہ تعالیٰ کی ہر اس صفت کا مظہر بننا تھا جو ہماری زندگی سے تعلق رکھتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ظلّی طور پر اس کے خالق بننے کے سامان پیدا کر دیئے۔ اگر وہ یہ سامان پیدا نہ کرتا تو انسان اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کا مظہر نہ بنتا۔ اگر اللہ تعالیٰ جو کہ حقیقی رب ہے اس کو

منصوبے بنانے کی اجازت

نہ عطا کرتا تو اس میں اس صفت کا مظہر بننے کی طاقت نہ ہوتی۔ پھر وہ مقصد حاصل نہ ہو سکتا جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے۔ مظہر اتم تو رسول اللہ صلعم کی ذات ہے لیکن ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق ذات باری کا مظہر بن سکتا ہے۔ اور مظہر بننے کے سامان بھی اللہ تعالیٰ نے عطا کئے ہیں۔

غرض تدبیر حقیقی تو خدا تعالیٰ کی ہی ہے لیکن تدبیر کا ایک حصہ اس نے انسان کے سپرد کیا اور کہا کہ اگر تم میرے

مدبر ہونے کی صفت کے مظہر

بنو تو تم میرے قرب کو پا لو گے کیونکہ ہر قسم کا قرب الٰہی حقیقتاً مظہر صفات باری ہونے کی جھلک ہے مثلاً اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ اس لئے جب انسان پاک ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ اس سے جب انسان اپنی خداداد طاقتوں۔ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے قانون کو استعمال کرتے ہوئے ایک شاکر بندہ کی حیثیت میں خلق کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کی صفت "خالق" کا مظہر بن جاتا ہے۔ وہ بعض اجزا کا تجزیہ کرتا ہے اور پھر ترکیب کے ذریعہ یعنی ان کو ملا کر نئی شکلیں بنا دیتا ہے۔ اور اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ صفات باری کا مظہر بنے اور یہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت جس رنگ میں ہے اسی طرح اس کی اس صفت کا مظہر بننے کے نتیجہ میں اس کی ربوبیت

کے جلوے بھی دنیا دیکھے۔ یعنی بنی نوع انسان اس کے نفس ہیں

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے جلوے

دیکھنے والے ہوں۔ اور اس طرح ان میں اپنے رب کی طرف رجوع کرنے کی رغبت پیدا ہو۔ اور ان کے لئے خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننا آسان ہو جائے کیونکہ جب وہ دیکھیں گے کہ ان جیسا ایک انسان خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن گیا ہے تو پھر ہم صفات باری کے مظہر کیوں نہیں بن سکتے۔ غرض تدبیر کے اس حصہ کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے سپرد کیا۔ اور اس کے متعلق جو اقتصادیات سے تعلق رکھنے والا مضمون تھا وہ میں پہلے پچھلے خطبہ میں بیان کر چکا ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تم میری ہدایت کے مطابق اس میدان میں جس میں اختیار دیا گیا ہے تدبیر کرو گے اور منصوبے بناؤ گے۔ پلین (Plan) تیار کرو گے سکیمیں سوچو گے تو

تمہیں تین چیزوں کی ضرورت پڑیگی

ایک تو سٹیٹسٹکس (Statistics) یعنی اعداد و شمار تمہارے سامنے ہونے چاہئیں، ورنہ تمہارے منصوبہ کی وہ غرض پوری نہیں ہوگی جو میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ذریعہ پوری کروں۔ پھر جب تم ان اعداد و شمار کو اپنے سامنے رکھو گے تو غور و فکر کر کے تمہیں کچھ فیصلے کرنے پڑیں گے اور تیسرے جب تم کچھ فیصلے کرو گے تو تمہارے بہت سے فیصلے جزا کے طور پر ہوں گے۔ یعنی ان کے نتیجہ میں کسی فرد کو یا کسی گروہ کو بدلہ مل رہا ہوگا۔ تمہارے یہ تینوں عمل خالصتہً میرے لئے ہونے چاہئیں اور اس غرض سے ہونے چاہئیں کہ میرا رنگ تمہاری صفات پر چڑھے اور تم میری صفات کے مظہر بننے کے قابل ہو جاؤ۔

فرمایا جو حساب ہے یعنی اعداد و شمار ہیں وہ خالصتہً میرے لئے اکٹھے کئے جائیں اور اعداد و شمار کو چھپایا نہ جائے۔ نہ بد نیتی سے استعمال کیا جائے۔ یہ معمولی حکم نہیں ہے بلکہ

ایک بڑا اہم حکم ہے

کیونکہ ہم اس دنیا میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب اعداد و شمار اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ تو ان میں انسان (جو اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا) بڑا دجل کیا کرتا ہے۔ مثلاً تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں جب غیر ملکی عیسائی حکومت جانے لگی تو اس کو پادریوں نے یہ تاثر دیا کہ وہاں

عیسائیوں کی اکثریت ہے اور چونکہ ان لوگوں کا دستور یہ ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے کام خوبصورت شکل میں کرتے ہیں خواہ اندر سے نیت دجل کی ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے انہوں نے سوچا کہ بڑی اچھی بات ہے۔ یہاں عیسائیوں کی اکثریت ہے اس لئے جب ہم اس ملک سے جائیں گے تو حکومت عیسائیوں کے سپرد کر دیں گے کیونکہ

دنیا میں جمہوریت کا یہی اصول ہے

کہ اکثریت کی حکومت ہوا کرتی ہے انہوں نے شہریوں کے اعداد و شمار اکٹھے کئے۔ سنسز (Census) کے ان اعداد و شمار کے نتیجہ میں انہیں پتہ لگا کہ تنزانیہ میں سب سے زیادہ بد مذہب ہیں دوسرے نمبر پر مسلمان ہیں اور سب سے کم عیسائی ہیں۔ اب ایک مصیبت پڑ گئی کیونکہ جس نیت سے سنسز (Census) کی گئی تھی وہ پوری نہ ہوئی۔ انہوں نے ملک کی حکومت عام تاثر کے ماتحت عیسائیوں کے سپرد کر دی اور سنسز (Census) کے نتائج کا اعلان آج تک نہیں کیا۔ پس سٹیٹسٹکس (Statistics) کا علم جو اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت کے طور پر ہمیں دیا ہے۔ انسانی ذہن اس کو بھی دجل اور ظلم کی راہوں پر استعمال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے یہ کام نہیں کرنے

تم جب بھی اعداد و شمار اکٹھے کرو

تو یہ مقصد تمہارے سامنے ہونا چاہیئے کہ تمام مادی اشیاء اور اسباب تمام بنی نوع انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور سب کے حقوق ادا ہونے چاہئیں قطع نظر اس کے کہ ان کا رنگ کیا ہے۔ ان کا مذہب کیا ہے۔ ان کے خیالات کیا ہیں۔ ان کے اخلاق کیسے ہیں۔ ان کا جو حق اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے وہ انہیں ملنا چاہیئے۔ کوئی دہریہ ہو یا بد مذہب یا اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو گالیاں دینے والا اور دکھ پہنچانے والا ہو۔ اس کی جسمانی اور ذہنی اور اخلاقی اور روحانی مطالبات تو ایک اور شکل میں پورے کئے جاتے ہیں (قوتوں کی صحیح نشوونما کے لئے) جن مادی اسباب کی ضرورت ہے وہ اس کے لئے رب العالمین نے پیدا کئے ہیں۔ تم بھی جب اپنے کسی منصوبہ کے لئے اعداد و شمار اکٹھے کرو تو اس بات کا خیال رکھو کہ دنیا میں سے کوئی فرد واحد بھی ایسا نہ رہے جس کو اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ حق نہ ملے۔ اعداد و شمار کو غلط رنگ میں استعمال نہیں کرنا بلکہ انہیں

اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق استعمال کرنا ہے

اس زمانہ میں اعداد و شمار اکٹھے کرنے مشکل نہیں اس وقت بہت سی سہولتیں حاصل ہیں۔

خلافت راشدہ کے زمانہ میں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر گھر کے متعلق معلومات حاصل کر کے رجسٹر بنا لئے تھے اور ان کی مادی ضرورتیں ایک اصول کے ماتحت پوری کی جاتی تھیں۔ اور وہ اصول یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو حق کسی کا قائم کیا ہے وہ اسے مل جائے۔ اور اگر پھر بھی کچھ اموال بچ جائیں تو انہیں بعض دوسرے اصولوں کے ماتحت تقسیم کر دیا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مثلاً کسی کو اتنی قوتیں اور استعداد دی ہیں کہ اموال کی سوا لاکھ (سوا لاکھ یونٹ) اس شخص کو ملنی چاہئیں خواہ وہ کوئی ہو اور اگر کچھ زائد اموال بچ جائیں جیسا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسی رنگ کو دیکھتے ہوئے جو نے فضل صحابہؓ پر کیا گیا تھا انہیں ساری دنیا کے اموال عطا کر دیئے تھے۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے قدموں میں لا ڈالے گئے۔ پھر بھی وہ بے نفس رہے۔ اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری میں انہوں نے اپنی زندگی کے دن گزارے۔ ان کی ضرورتوں (ضرورت) سے مراد وہ حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس سے وہ حق مراد نہیں جو دنیا نے خود مقرر کیا ہے ان کو پورا کرنے اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے بعد اموال بچ جاتے تھے۔ اور یہ اموال جو بچ جاتے تھے ان کی تقسیم کے لئے بھی

حضرت عمرؓ نے بعض اصول وضع کئے تھے

جن کی تفصیل میں اس وقت جانے کی ضرورت نہیں۔ آپؓ ان اصول کے مطابق ان اموال کو تقسیم کر دیتے تھے۔ بہرحال پہلا مطالبہ جو ہمارے رب نے ہم سے کیا ہے کہ جب تم اعداد و شمار اکٹھے کرو تو وہ اعداد و شمار صحیح ہوں۔ اور پھر جب ان اعداد و شمار کو سامنے رکھ کر تم کوئی منصوبہ بناؤ تو اس بات کا خیال رکھو کہ وہ منصوبہ صرف پنجاب کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ ہو۔ وہ منصوبہ صرف مشرقی پاکستان کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ ہو۔ وہ منصوبہ صرف سندھ کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ ہو۔ وہ منصوبہ صرف صوبہ سرحد کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ ہو بلکہ وہ ایک ایسا منصوبہ ہو جس سے ہر پاکستانی شہری کو فائدہ پہنچتا ہو ورنہ تم سمجھ جاؤ کہ (الدین) نہیں ہو گے دنیا میں تم چالاکیاں کر کے شاید بعض لوگوں کی نظر میں عزت بھی حاصل کر لو لیکن اللہ تعالیٰ

کی نگاہ میں تم صرف اسی وقت حاصل کر سکتے ہو جب تمہارے منصوبے صحیح اعداد و شمار کی بناء پر اس رنگ میں تیار کئے جائیں کہ

اعداد و شمار کے استعمال میں دجل نہ ہو

بے انصافی نہ ہو۔ رعایا جن کے حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری تم پر عائد کی گئی ہے ان سب کے حقوق جو اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں اور جن کی طرف راہنمائی اس شخص یا اس خاندان یا اس خطہ کی قوتیں، قابلیتیں اور استعدادیں کر رہی ہیں پورے ہو جائیں یعنی سارے ملک والوں کے حقوق پورے ہو جائیں پھر اگر کچھ بچ جائے یعنی اگر زائد پیداوار ہو تو اس کے متعلق قرآن کریم نے بعض اور احکام دیئے ہیں ان پر عمل کیا جائے گا۔

تیسرے یہ فرمایا کہ اعداد و شمار جو ہوں گے ان کے متعلق تمہیں کچھ فیصلے کرنے پڑیں گے۔ مثلاً ایک بنیادی فیصلہ تو یہی ہے کہ دجل سے کام نہیں لینا۔ غرض اس کا جو منفی حصہ ہے وہ اس پہلے مطالبہ سے تعلق رکھتا ہے کہ اعداد و شمار کے استعمال کے وقت دجل نہیں کرنا۔ ظلم نہیں کرنا۔ بے انصافی نہیں کرنی۔ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ اصول پر منصوبے بنانے چاہئیں اور اعداد و شمار کا جو صحیح استعمال ہے وہ استعمال ہو۔ غلط استعمال نہ ہو۔

.... بہرحال میں بتا رہا تھا کہ اعداد و شمار کو ظالمانہ طریق پر استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے رب کو یہ بات پسند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہیں سٹیٹسٹکس (STATISTICS) یعنی اعداد و شمار پر اپنے منصوبہ کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ لیکن ان اعداد و شمار کا استعمال "خلیفۃ" ربّ العالمین کے ماتحت ہونا چاہیئے ظلم نہیں ہونا چاہیئے۔ بے انصافی نہیں ہونی چاہیئے۔ حق تلفی نہیں ہونی چاہیئے۔ اعداد و شمار کا استعمال ہماری ہدایت کے مطابق ہو۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اعداد و شمار جب تمہارے سامنے آئیں گے تو تمہیں کچھ فیصلے کرنے پڑیں گے۔ مثلاً یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کپڑا بننے کے کتنے مزید کارخانوں کی ضرورت ہے۔ شکر کے کارخانے کتنے اور چاہئیں۔ لوہا کتنا چاہیئے سیمنٹ کتنا چاہیئے۔ ہزار قسم کی چیزیں ہیں جن کی آج دنیا میں ضرورت پڑتی ہے ان میں سے ہر چیز کے متعلق فیصلہ کرنا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فیصلہ اس کی صفات کے پرتو کے نیچے ہونا چاہیئے تا تم اس کی رحمت کے سایہ تلے رہو اور اسی لئے اس کی رحمت کے سایہ تلے رہو کہ اس طرح تم اس کی صفات کے مظہر بن جاؤ۔

اب ہمیں دیکھنا یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی قضاء اور فیصلے کو بنیادی رنگ میں کس طرح پیش کیا ہے کیا تعلیم دی ہے کیا بتایا ہے اللہ تعالیٰ کی صفات جب فیصلے کرتی ہیں تو ان کی کیا شکل ہوتی ہے۔ جب ہم قرآن کریم پر اس لحاظ سے غور کرتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ بات آتی ہے کہ سورہ مومن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ (آیت ۲۱)

جب اللہ تعالیٰ فیصلہ کرتا ہے تو وہ حق و حکمت کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔ اس لئے اس نے فرمایا اے میرے بندو جب تم یہ فیصلہ کرو کہ اقتصادی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے کس قسم کے منصوبے تیار ہونے چاہئیں تو حق کو مدِنظر رکھو۔ حق کے لفظ کو عربی زبان موافقت اور مطابقت کے معنے میں استعمال کرتی ہے۔ لیکن میں چونکہ اقتصادیات کا ذکر کر رہا ہوں اس لئے اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق کے مطابق تمہارے فیصلے ہونے چاہئیں۔ اس کے معنے یہی ہیں کہ وہ فیصلے حکمت کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ یہ بات بھی حقوق کے اندر ہی آجاتی ہے۔ مثلاً حکیمانہ فیصلہ یہ ہوگا کہ ہر عمر کے لحاظ سے جس قسم کی غذا ہماری رعایا کو چاہیئے وہ غذا اس عمر کے گروپ کے لئے مہیا کی جائے۔ اور منصوبہ اس کے مطابق بنایا جائے مثلاً دودھ ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر تک دودھ بڑا ضروری ہے۔ بڑی دیر کی بات ہے میں جب انگلستان میں پڑھا کرتا تھا اس وقت بھی انگریز قوم کو اس طرف توجہ تھی اور لوگ بڑا اچھا خالص دودھ موٹروں و غیرہ (VANS) جو سامان اٹھانے کے لئے ہوتی ہیں) پر لادے چھوٹے چھوٹے دیہات اور قصبوں میں بھی پھرتے رہتے تھے بعض دفعہ بعض بچوں کو میں نے بڑی منت سے اپنے ہاتھ سے دودھ پلایا کہ مجھے ان کے اخلاق اور عادات کے متعلق علم حاصل کرنا ہوتا تھا اور میں چاہتا تھا کہ وہ میرے ساتھ بے تکلف ہو جائیں۔ اسی طرح سکولوں وغیرہ میں بھی خالص دودھ مہیا کر دیا جاتا تھا۔

یہ تو ایک مثال ہے اصول یہ ہے کہ ہر عمر کے لحاظ سے مختلف قسم کی غذاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور

حکمت کا تقاضا یہ ہے

کہ جس قسم کی غذا کی کسی عمر کے بچے کو ضرورت ہے وہ غذا اسے ملنی چاہیئے۔ پھر ایک ہی عمر کے بچے کانسٹی ٹیوشنلی (CONSTITUTIONALLY) یعنی بناوٹ کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اور بناوٹ کا یہ اختلاف اختلافِ غذا کا تقاضا کرتا ہے۔ ایک بچہ ایسا ہے جس کا جسم زیادہ دودھ مانگ رہا ہے ایک .... ایک بچہ ایسا ہے جس کا جسم زیادہ پروٹینز (PROTEINS) مانگ رہا ہے۔ ایک بچہ ایسا ہے جس کا جسم زیادہ سٹارچ (STARCH) مانگ رہا ہے۔ ایک بچہ ایسا ہے جس کا جسم زیادہ فیٹ (FAT) یعنی چکنائی اور مکھن وغیرہ مانگ رہا ہے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے فیصلے حکمت کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ پر تفصیل سے بیان کر چکا ہوں کہ رب العالمین نے جو قوتیں عطا کی ہیں انسان کی کامل نشوونما ہونی چاہیئے۔ اور اس کامل نشوونما کے لئے ایک بچہ کا جسم بھی کچھ کہہ رہا ہے اور دوسرے بچہ کا جسم ہم سے کچھ اور مطالبہ کر رہا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے فیصلے حکمت کے ماتحت ہونے چاہئیں اور جس قسم کی پکار کسی قسم کی قوت اور استعداد کی ہے اس پکار کو سننا تمہارا فرض ہے اور اس کی ضرورت کو پورا کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔

پھر اس پر یہ بھی آجاتا ہے کہ فیصلہ کرتے وقت ساری رعایا کا خیال رکھنا چاہیئے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ساری رعایا سے مراد صرف اس کی مجموعی حیثیت نہیں بلکہ اس کے گروپ بنائے جائیں کیونکہ ہر بچہ زبانِ حال سے اقتصادی لحاظ سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے اور کسی کا کچھ مطالبہ ہے اور یہ سارے مطالبے پورے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ اگر ہم یہ مطالبے پورے نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کا منشاء کہ ہر شخص اپنے کمال تک پہنچ سکے پورا نہیں ہوتا اور مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے نشوونما میں اپنے کمال تک پہنچے اور یہی مقصود ہے اسلام کی اقتصادی تعلیم کا اور اس کے لئے ساری تفصیل اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے۔

... کی تعمیر و ترقی ...

اور یہ آیت جو میں نے ابھی پڑھی ہے انسان کے ہر شعبۂ زندگی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے لیکن میں اس وقت اقتصادیات کے متعلق بات کر رہا ہوں اور بار بار اس بات کو اس لئے دہراتا ہوں کہ تا کسی کے دماغ میں غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ بہرحال حق کے معنے کے اندر یہ آتا ...

سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا احبابِ جماعت سے ایک اہم مطالبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور ان کے معانی بھی آنے چاہئیں اور جس حد تک ممکن ہو اس کی تفسیر بھی آنی چاہیئے اور پھر ہمیشہ دماغ میں وہ مستحضر بھی رہنی چاہیئے۔"

حضور نے فرمایا۔

مجھے آپ کی سعادت مندی اور جذبۂ اخلاص اور اس رحمت کو دیکھ کر جو ہر آن اللہ تعالیٰ آپ پر نازل کر رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیات کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے۔ عورتیں بھی یاد کریں گی چھوٹے بڑے سب ان سترہ آیات کو از بر کرلیں گے۔ پھر تین مہینے کے ایک وسیع منصوبہ پر عمل درآمد کرتے ہوئے ہم ہر ایک کے سامنے ان آیات کی تفسیر بھی لے آئیں گے۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ بدر ۳۰/۲۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء)

احبابِ جماعت اپنے محبوب امام کے اس اہم مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد یہ آیات از بر کرکے دفتر دعوت و تبلیغ قادیان میں اطلاع دیں گے۔

ہے کہ اقتصادی حقوق کی ادائیگی کے لئے کسی چیز کو مدنظر رکھا جانا چاہیئے یعنی جن اندازوں کے مطابق کوئی چیز چاہیئے ان کے لحاظ سے وہ چیز پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور جس وقت ان چیز کی ضرورت ہو اس کو فوراً ہی

دینا یہ بھی منصوبہ کا تقاضا ہے مثلاً پہلے یہ اندازہ لگایا جائے تاکہ اگلے دس سال کے بعد پاکستان کی آبادی اتنی ہو جائے گی اور پھر اس آبادی کو مدنظر رکھ کر اس وقت کے لئے منصوبہ بنایا کر اقیۡمُوا بالحق کے اندر آ جاتا۔ یہ حق کے لغوی معنی کے اندر یہ بات پائی جاتی ہے کہ وقت اور اندازہ کا خیال رکھا جائے یعنی یہ بات اس کے معنی کے اندر پائی جاتی ہے کہ ایسے وقت پر وہ چیز حاصل ہو جب اس کی ضرورت ہو حق ہو کئی ایسی چیزیں ہیں جن کے لئے دس سال پہلے تیاری کی جاتی ہے مثلاً غذا کا مسئلہ ہی ہے۔ پہلے ہمارے ملک میں غذا کی پیداوار میں کمی ہو گئی تھی۔ اب ہمارے ملک میں غذا کی پیداوار ضرورت کے مطابق ہو گئی ہے۔ لیکن چونکہ آبادی بڑھ رہی ہے اس لئے منصوبہ بناتے وقت آج ہمیں دس سال بعد کی ضرورت کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے ورنہ ہم دس سال بعد اپنی ضرورت کو پورا نہیں کر سکیں گے جس کا یہ مطلب بھی ہے کہ حق کے معنی میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ آئندہ نسلوں کا خیال رکھنا بھی حال کی نسل پر لازم ہے پھر اسلامی اقتصادی تعلیم کا تقاضا ہے کہ ہر شخص کا حق جو خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے پورا ہو اور پھر جس وقت وہ حق قائم کیا جائے وہ پورا ہو یعنی ایک تو یہ ہے کہ آج جو حقوق کسی کے قائم کئے گئے ہیں وہ پورے ہوں لیکن زندگی اور موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے کوئی آتا ہے اور کوئی چلا جاتا ہے حقوق کے نقشہ میں ہر آن تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ مجموعی طور پر نسل بڑھ رہی ہے اور نسل بڑھنی ہی چاہیئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے ہمارے نزدیک اب پھر دنیا میں ایک غلط قسم کا دور شروع ہے جس وقت یہ پڑھا کرتا تھا اس سے دس پندرہ سال پہلے انگلستان میں ایک بڑی ہم چلی تھی کہ نسل نہ بڑھائی جائے۔ اور جب ہم پڑھا کرتے تھے۔ اس وقت انہوں نے کہا کہ اگر نسل بڑھنے کی یہی رفتار رہی تو آئندہ سو سال کے بعد کوئی انگریز باقی نہ رہے گا سب انگریز مر چکے ہوں گے۔ اس لئے زیادہ بچے پیدا کرو۔ انسان چونکہ جاہل ہے غیب کی باتوں کا اسے علم نہیں اس لئے وہ غلط اندازے کر کے غلط فیصلے کر جاتا ہے

نسل بہرحال اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے

اور وہی رزاق ہے کس لئے ہمیں اس کی فکر کرنی چاہیئے لیکن منصوبہ بندی کا جو کام ہے وہ ایک حد تک دائرہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے انسان کے سپرد کیا ہے اس دائرہ کے اندر جب بھی ہم کوئی منصوبہ بنائیں تو اس میں اگلی نسل کا خیال رکھنا ضروری ہے اور پھر اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ حق کی ادائیگی ہو اور جب بھی کوئی حق پیدا ہو قوم اس کو ادا کرنے کے لئے پہلے سے تیار ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ کے جو فیصلے ہوتے ہیں وہ عدل و انصاف پر ہوتے ہیں۔ اس کے دوسرے معنے یہ کئے گئے ہیں۔ میں تمہیداً بیان کر دوں کہ اس آیت کے جو معنے پہلے کئے گئے ہیں وہ بھی اپنی جگہ پر صحیح ہیں لیکن

فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

کے

ایک معنی یہ بھی ہیں

کہ جب اللہ تعالیٰ نے کسی امت کی طرف رسول بھیجا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہی عدل و انصاف کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں اور حقوق قائم کئے جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسا وجود اور کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو ہر جہت سے کامل ہو اور جو ہر علم پر محیط ہو اور اللہ تعالیٰ ہی حق کو قائم کر سکتا ہے پس فرمایا

فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کی حیثیت میں ایک کامل اور مکمل شریعت لے کر آئے تو تمام حقوق کو قائم کرنے اور تمام حقوق کی ادائیگی کے متعلق جو تعلیم تھی وہ بھی اپنے کمال کو پہنچ گئی۔

قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ میں پیداوار کی تقسیم کے متعلق ہدایت دی گئی ہے۔ جب کوئی منصوبہ بنایا جاتا ہے تو اس کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک پہلو ہوتا ہے پیدا کرنا اور دوسرا پہلو یہ ہوتا ہے کہ اس منصوبہ نے جو پیدا کیا ہے اس کو تقسیم کرنا، اب مثلاً باوجود اس کے کہ ہماری حکومت اور ہمارے ملک کا یہ منصوبہ بڑا کامیاب ہوا ہے کہ ضرورت کے مطابق اجناس ملک میں پیدا ہو جائیں اور اب ہمارے ملک میں مجموعی لحاظ سے غذا کی کمی نہیں ہے یعنی مجموعی لحاظ سے جتنا کھانا سارے پاکستانیوں کو ملنا چاہیئے تھا وہ پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ کو ملک میں بھوکے نظر آئیں گے اس لئے رزق تو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق پیدا ہو گیا۔ لیکن اس کی تقسیم جو انسان نے کرنی تھی وہ صحیح نہیں ہوئی اس کے اندر نقص رہ گیا ہے اسی نقص کی وجہ سے گو گندم وافر مقدار میں ملک میں موجود ہے مگر پیٹ بھوکے ہیں پیٹ خالی ہیں کیونکہ ان پیٹوں تک گندم نہیں پہنچی۔ اس کا انتظام نہیں کیا گیا۔ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ میں ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ جب تم کوئی منصوبہ بناؤ تو وہ منصوبہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں

سب کے حقوق کا خیال

رکھا گیا ہو اور اگر تم خدائی ہدایت پر عمل کرو گے تو ایسا ہو گا کہ اس کی تقسیم بھی منصفانہ ہو گی اور پھر اس کے بعد کوئی پیٹ بھوکا نہیں رہے گا کوئی تن ننگا نہیں رہے گا۔ کوئی خاندان بغیر سایہ کے نہیں رہے گا کوئی بیمار یہ حسرت دل میں لے کر نہیں مرے گا کہ میرا علاج ہونا چاہیئے تھا مگر مجھے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ نہ ننگ نظر آئے گا اور نہ کوئی ہاتھ مانگنے کے لئے دوسرے کے سامنے پھیلے گا۔ ہر شخص کی عزت قائم ہو گی ہر شخص کو اس کا حق مل رہا ہو گا۔ لیکن حق وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ وہ حق نہیں جو لوگ اپنی طرف سے بنا لیں۔

تیسری بات جو منصوبہ بناتے وقت مدنظر رکھنی چاہیئے جزا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ

جزا بھی مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ کے ماتحت ہو

یعنی خالصۃً اللہ کے لئے ہو۔ میں نے شروع میں اشارہ کیا تھا کہ جب ہم کوئی منصوبہ بناتے ہیں تو بہت سوں کو کچھ بدلے بھی دیئے جاتے ہیں۔ یہ منصوبہ کا ایک لازمی حصہ ہے لیکن چونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے اس لئے اس حصہ کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں انشاء اللہ اگلے جمعہ بیان کر دوں گا۔

(روزنامہ الفضل مورخہ ۲۸ نبوت ۱۳۴۸ ہش)

الوداع

(مشتاق احمد صاحب احمدی چوکی حسن رچھیڑہ)

الوداع اے ماہِ صوم اے شہرِ النور الوداع
الوداع اے مہمانِ ربِ اکبر الوداع

اے کہ تیری ذات قرآن کی تلاوت کا سبب
الوداع اے کیفِ آیاتِ منور الوداع

اے کہ آمد سے تری سب مسجدیں آباد تھیں
اے وقارِ مسجد و محراب و منبر الوداع

آہ افطار و سحر کا اب کہاں وہ اہتمام
آہ اب ہے مردِ مومن کی زباں پر الوداع

درخواستہائے دعا

• — میرا نومولود لڑکا بیمار ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں کہ میرے اس بچے کی کامل شفایابی و لمبی عمر پانے اور نیک و خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار محمد سعید احمدی کٹک ہسپتال

• — خاکسار صحت کی ناسازی اور مالی تنگی کی وجہ سے اکثر پریشان حال رہتا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اس عاجز کی تمام اقسام کی پریشانیوں کو دور فرما کر صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار غلام محمد خان صدر جماعت احمدیہ مانلو شاہپیاں کشمیر

گلدستۂ حسن کے چند پھول مرجھا گئے

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش قادیان

پھولدار پودے کی ٹہنیوں پر کتنے ہی خوش رنگ اور مشام جاں کو معطر کرنے والے پھول بہارہ آفرینی کا سامان پیدا کر رہے ہوں۔ لیکن وہ پھول جو ایک وقت تک سامان بہاراں بننے کے بعد ٹہنی سے جُدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی مرجھائی پتیاں تنے کے آس پاس بے ترتیبی سے بکھر کر جزو خاک بن رہی ہوتی ہیں وہ حساس نگاہوں کو عبرت ناک درس دیتی ہے۔ تیز نگاہوں کی حساسیت بے اختیار پکار اٹھتی ہے کہ یہ اجزائے پریشاں جو بہ رنگ خاک، بنتے جا رہے ہیں کل تک وہ ایک حسن بداماں جلوہ تھے۔ مرجھا کر بکھر جانے والا پھول کل تک خود جنت الرنگ و بو کا ایک جزو دیدنی تھا۔ مگر آج صرف سامانِ حسرت ہے

درویشوں کے گلدستے میں انواع و اقسام کے پھول تھے۔ کچھ کلیوں کی طرح نو عمر نوخیز کچھ غنچوں کی طرح نیم شگفتہ و نیم پختہ۔ کچھ تازہ پھولوں کی طرح لہلہاتے ہوئے کچھ دیر کھلے ہوئے پھولوں کی طرح منتظر خزاں۔ مگر حسن میں سب یکساں۔ اور اپنی اپنی جگہ پر سب یکتا۔

ہمارے بزرگ درویش بھائی ملک خیرالدین صاحب پختہ عمر کے تھے۔ وضع میں سادگی۔ طبع میں حلیم۔ دل میں نیکی اور حیث فی میں بھرے۔ یہ صفاتِ حسن مومن میں جمع ہو جائیں کون ہے جو اسے بنظرِ احترام نہ دیکھے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر درویش ملک صاحب کا احترام کرتا تھا۔ چونکہ ان پڑھ تھے اس لئے ابتدائے درویشی میں صرف ڈاک تقسیم کرنے یا کبھی پہرہ کا کام ان کے سپرد رہا۔ جسے وہ اخلاص و اطاعت سے بجا لاتے رہے لیکن درویشی کے قریباً دس سال گذارنے کے بعد ان کی آنکھوں میں موتیا اترنے کے باعث بینائی جاتی رہی تھی۔ اس لئے کسی ڈیوٹی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اب ان کی ساری تگ و دو اپنے چھوٹے سے کمرے اور مسجد مبارک تک محدود رہ گئی تھی۔ بلکہ وہ اپنا اکثر وقت مسجد میں ہی گذارتے تھے۔ اپنی نابینائی کا اظہار نہ

(قسط نمبر ۱۶)

درویشانہ صبر و رضا کے ساتھ گذارا۔ ملیشیا کے سادہ کپڑوں میں ملبوس وہ مختصر سا پیکر اپنے عصا سے راستہ دریافت کرتا ہوا اکثر مسجد مبارک کی راہ پر نظر آیا کرتا۔

مرحوم کا ایک فرزند ملک محمد الدین ربوہ میں ہے۔ اکیس سالہ درویشی کے دوران جو شخص بھی قادیان سے ربوہ گیا یا ربوہ سے قادیان آیا اپنے فرزند کی خیرو عافیت دریافت کرتے۔ بلکہ کوئی نہ کوئی چیز تحفۃً بھجواتے۔ تحفے کی قیمت کو چھوڑیئے دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ ایک غریب اور معذور باپ اپنے لخت جگر کو کس طرح یاد رکھتا ہے

ملک صاحب مرحوم منحنی قد۔ گندمی رنگ کے سادگی پسند بزرگ تھے درویشی کے ۲۲ سال درویشانہ شان سے گذار کر مورخہ ۶/۲۳/۶۹ کو ۶۴ سال کی عمر میں چند ماہ کی علالت کے بعد وفات پا کر بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۹ میں ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بلندی درجات بخشے۔

۱۹۶۳ء کی بات ہے میں مسجد مبارک کے نیچے اپنے دفتر (بہشتی مقبرہ و وکالت مال) میں بیٹھا تھا ایک دبلا پتلا بوڑھا بزرگ درویش لاٹھی ٹیکتے ہوئے ہولے ہولے قدموں سے دفتر کے دروازے کے سامنے پہنچے اور پوچھا "چوہدری صاحب بیٹھے ہیں؟" میں نے عرض کیا "باباجی فرمایئے۔ میں موجود ہوں" میں باباجی کو تھام کر دفتر میں لایا اور ایک کرسی پہ بٹھا دیا۔ اور عرض کیا باباجی کیسے تکلیف فرمائی۔ وہ کچھ دیر ساکت بیٹھے رہے اور پھر اپنے تہبند کے ایک کونے کو کھولا۔ اور کچھ رقم ٹٹول کر گنی۔ اور فرمایا یہ تم گنو۔ میں نے رقم گنی ایک سو روپیہ تھا۔ باباجی نے فرمایا۔ میں ایک لمبے عرصہ سے چار دیواری بہشتی مقبرہ کے لئے یہ رقم جمع کر رہا تھا۔ آج سو روپیہ پورا ہوا ہے۔! ان کے وجیہہ پُر رعب چہرے پر رقم جمع کر لینے کی خوشی تمتما رہی تھی۔ ان کی نورانی آنکھوں کی بینائی تو قدرت نے چھین لی تھی۔ لیکن میں نے دیکھا کہ وہ بے نور آنکھیں اپنے حلقوں میں گردش کر رہی تھیں یوں جیسے مسرت بے انتہا کے وقت کسی شخص کی آنکھوں میں چمک اور حرکت پیدا ہو جائے۔ میں نے باباجی کو بتایا کہ یہ رقم نظارت بیت المال سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ وہاں تشریف لے جائیں۔ چنانچہ میں نے ایک آدمی ساتھ بھجوا دیا۔ اور وہاں انہوں نے رقم ادا کر دی۔

یہ بابا فضل احمد صاحب آف گھٹیالیاں تھے۔ چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد، بھرا ہوا جسم، سید فوجی ہیکل۔ پہلوانوں کا سا کاٹھ۔ سادہ سفید پوش۔ دیہی وضع قطع۔ بازار میں چلتے تو بازار بھر جاتا جب تک بینائی قائم رہی باوجود بڑھاپے کے محنت کا کام کرتے تھے۔ بینائی چھن جانے کے بعد کچھ تو قدرتی طور پر رفتار میں فرق پڑا اور کچھ ماہ و سال کے بوجھ سے ٹانگوں کی طاقت میں کمی آگئی۔ اور پھر ایک وقت آیا کہ چارپائی کے حلیف ہو کر رہ گئے قریباً چھ سال کا طویل عرصہ چارپائی کی رفاقت میں گذار دیا۔ مگر اس شان کے ساتھ کہ کبھی کسی نے ان کے منہ سے شکوہ نہ سنا۔ بڑھاپا بھی ہو۔ نابینائی بھی ہو۔ اور ٹانگوں سے معذوری بھی ہو تو اس دردناک کیفیت میں عام طور پر لوگ کئی قسم کے شکوے کر بیٹھتے ہیں یا آنے جانے والوں سے الجھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے باباجی کو جتنا بڑا قد و قامت دیا تھا اسی کے مطابق صبر و شکر بھی بخشا تھا۔ چھ سال تک نہایت خاموشی اور صبر کے ساتھ چارپائی پر پڑے پڑے نابینائی اور معذوری کے ساتھ زندگی کے کربناک لمحات گذار دینا کوئی معمولی بات نہیں۔ جب بھی کسی نے پوچھا باباجی کیا حال ہے؟ تو فرمایا الحمدللہ یا فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ اس کے علاوہ ان کے منہ سے کسی نے کچھ نہ سنا۔ کبھی جوش آ جاتا تو اذان دینے لگ جاتے کھانا جب ملتا کھا لیتے اور کبھی بے صبری کا اظہار نہ کرتے۔

باباجی کا اصل وطن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ تھا۔ ان کے بھتیجے باباجان محمد صاحب بھی درویش تھے۔ جو قادیان میں ہی چند سال قبل فوت ہوئے۔ دونوں چچا بھتیجا اکٹھے رہا کرتے۔ کھانا پکانا بھی اکٹھے ہوتا تھا۔ بابا جان محمد صاحب کی وفات کے بعد یہ رفاقت ختم ہو گئی تھی۔

بابا فضل احمد صاحب نے قریباً ۸۵ سال کی عمر میں ۱۱/۱۷/۶۹ کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اور موصی ہونے کی وجہ سے اسی روز بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۹ میں آسودۂ خاک ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

رمضان مبارک کے مقدس مہینہ میں ہمارے دو عزیز درویش بھائی ہم سے جُدا ہو گئے۔ ابھی نو دن قبل ہم نے بابا فضل احمد صاحب مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خدا کیا تھا کہ کارکنانِ قضا و قدر ہمارے ایک اور بھائی کا پروانۂ طلبی لے کر پہنچ گئے ۱۱/۲۶/۶۹ کو درویشوں کے اس مختصر سے ماحول میں سخت افسردگی چھا گئی۔ جبکہ صبح ہی صبح یہ معلوم ہوا کہ مرزا بشیر احمد صاحب درویش اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرزا صاحب مرحوم درویشوں کے گلدستے کا ایک سادہ اور سدا بہار پھول تھے انہیں دیکھ کر "سادگی" کا صحیح مفہوم ذہن میں مستحضر ہو جاتا تھا۔ اور ان سے باتیں کر کے ان کے خلوص اور حلم سے ہر شخص متاثر ہوتا تھا۔ اور دورانِ گفتگو ان کی ایک مخصوص مسکراہٹ سے متکلم کی طبیعت بھی شگفتہ ہو جاتی تھی۔ ۲۲ سالہ درویشی کا طویل زمانہ بعید سادگی اور اطاعت کے ساتھ گذارا۔ نہ کسی کا شکوہ کیا اور نہ کسی کو شکوہ کا موقعہ دیا۔ وہ سب درویشوں کے اور سب درویش ان کے دوست تھے۔

مرحوم معمولی درویشانہ گذارا پاتے تھے اور تھوڑی سی پنشن بھی ملتی تھی لیکن کثیر العیالی کے باعث اپنے گھر کے اخراجات پورے کرنے کے لئے زراعت وغیرہ کا معمولی کام بھی کر لیتے تھے، اور سبزی کی ایک چھوٹی سی دکان بھی دو سال سے کھول رکھی تھی۔ جس سے برائے نام سی آمدنی تھی لیکن ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مترادف ضرور تھا۔ یا یوں سمجھ لیجئے کہ مرحوم نے اپنے اوقات کو مصروف رکھنے کے لئے قریباً ایک سو روپیہ کا سودا دکان میں ڈال رکھا تھا۔

مرحوم کا اصل وطن نسووانی ضلع [illegible] تھا۔ اور تقسیم سے قبل ہی خدمت کرنے کے لئے یہاں آ گئے تھے۔ اور پھر درویشی کی سعادت پائی۔ اور عزیز سعادت یہ پائی کہ درویشی میں

۲۲ سالہ زمانہ کو نہایت صبر و رضا اور تقویٰ سے خلوص سے گذارا۔ اور ایک مثالی مومن کی زندگی بسر کر کے چند روز کی مختصر علالت کے بعد ۷۰ سال کی عمر میں ۲۶/۱۱/۶۹ کو وفات پا کر بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر ۹ میں دفن ہوئے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ اور پانچ بچے چھوڑے ہیں۔ جن میں سے دو جوان بچے پاکستان میں ہیں۔ اور تین کمسن بچے قادیان میں ہیں۔ آج اس بیوہ کی بیوگی اور کمسن بچوں کی یتیمی کو دیکھ کر احساس ہو رہا ہے کہ درویشی صرف درویشوں کی زندگی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ یہ ان کی نسلوں میں بھی منتقل ہو گی۔

گذشتہ چند ماہ میں ہمارے تین درویش بھائیوں کی وفات سے یہ احساس بھی شدید ہو چلا ہے کہ وہ تمام درویش ۱۹۴۷ء میں یعنی ابتدائے درویشی میں عالم شباب میں تھے اب کہولت کی وادی میں سے گذر رہے ہیں۔ اور سبھی خدام کی عمر سے گذر کر انصار کے زمرہ میں آ چکے ہیں۔ اور زندگی کی اس دوڑتی ہوئی ٹرین میں جس کا اسٹیشن آ جاتا ہے وہ اُتر کر عدم آباد کی راہ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب بھائیوں کی قربانی کو قبول فرمائے جو منھم من قضیٰ نحبہٗ کی فہرست میں چلے گئے اور ہم سب کو جو ابھی منھم من ینتظر میں اپنے فرائض کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک رؤیا

"میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا وہ نان اس نے مجھے دیا اور کہا کہ

یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ
کے درویشوں کے لئے ہے

یہ اس زمانہ کی خواب ہے جب میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کیلئے میری ہمسائیگی میں آ رہے ہیں۔" (تذکرہ صفحہ ۱۸)

حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی پانصد سالہ برسی کے موقع پر
مختلف مقامات میں احمدی مبلغین کی شمولیت

شاہ ڈول (مدھیہ پردیش)

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد اور سیکرٹری صاحب گورو نانک فاؤنڈیشن شاہ ڈول کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے خاکسار ۱۶ر نومبر کو شاہڈول پہنچا۔ یہ دن شاہڈول میں کافی مصروفیت میں گذرا۔ متعدد سکھ دوست اور دیگر غیر مسلم احباب جائے قیام پر ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے

شاہڈول پہلے ایک راجہ کی سٹیٹ تھی لیکن اب مدھیہ پردیش میں شامل ہے۔ اور ضلع کا صدر مقام ہے

مورخہ ۱۷ر نومبر کو پروگرام کے مطابق ۴½ بجے شام مہلا منڈل ہال شاہڈول میں سابق راجہ صاحب شاہڈول کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔

جناب بکرم جیت ناگرتھ صاحب چیئرمین اور سوامی مادھوانند سرسوتی کی تقاریر کے بعد خاکسار نے حضرت گورو نانک رحمۃ اللہ کے بارہ میں تقریر کی۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ حضرت گورو نانک رحمۃ اللہ کو خدا کا ولی اور صاحب کرامت بزرگ سمجھتی ہے توحید پر آپ کے نثار ہونے اور ایک خدا کی طرف لوگوں کو دعوت دینے کے سلسلہ میں آپ کے متعدد پنجابی شلوکوں سے روشنی ڈالی۔

دوسری چیز جس کی طرف گورو جی نے اپنی زندگی میں عملی رنگ میں توجہ دی وہ ہندو مسلم اتحاد تھی مسلمانوں کے ساتھ محبت کے یہ تعلقات بعد میں آنے والے گوروؤں نے بھی آپ کی اتباع میں قائم رکھے۔

تیسری چیز جس کی طرف گورو نانک جی مہاراج اپنی زندگی میں توجہ دی وہ یہ تھی کہ آپ نے سماج کو اونچا کیا۔ اور غریب و امیر کے تفاوت کو دور کرنے کی کوشش کی سماجی اور مذہبی لحاظ سے گورو جی کی تعلیم اتنی اعلیٰ ہے کہ آج بھی اسپر چل کر دنیا میں سکھ اور شانتی کا دور دورہ ہو سکتا ہے

خاکسار کی یہ تقریر ۴۵ منٹ تک جاری رہی اور نہایت ہی اطمینان اور سکون کے ساتھ سنی گئی

خاکسار کے علاوہ اس تقریب میں ڈاکٹر راج کرم صاحب جو چندی گڑھ سے تشریف لائے تھے گیانی رندھیر سنگھ صاحب آف جبل پور اور گیانی ہرنام سنگھ صاحب آف دہلی نے بھی تقاریر کیں اور دلچسپ پروگرام تین گھنٹے تک جاری رہا۔

خاکسار
بشیر احمد انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

کاراگولا روڈ پورنیہ

سکھوں کی پرانشل باڈی کے تعاون سے مورخہ ۱۴ر، ۱۵ر اور ۱۶ر نومبر کی تاریخوں میں حضرت بابا نانک جی کی پانصد سالہ برسی کے سلسلہ میں بڑے وسیع پیمانہ پر تقاریب منعقد ہوئیں۔ خاکسار کو بھی خصوصی طور پر مدعو کیا گیا۔

خاکسار اجتماع کے آخری دو روز کے پروگرام میں شرکت کر سکا۔ دونوں روز خاکسار کی دو تقریریں ہوئیں۔ جو بہت پسند کی گئیں ہر دو تقریروں میں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم توحید، مساوات، انسانی ہمدردی نماز اور حج وغیرہ کو پیش کر کے قرآن کریم اور احادیث نبوی اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس کی مطابقت کر کے دکھائی گئی۔ اور مسلمانوں اور سکھوں کے بزرگان کے قریبی تعلقات پر روشنی ڈالی گئی۔ حضرت بابا نانک کی مکمل تعلیم کی مطابقت قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے پیش کی گئی۔ اور بتایا گیا کہ مکہ کو پھیرنے کے متعلق جو کچھ سکھ لٹریچر میں آیا ہے۔ وہ درحقیقت بعد کی ایجاد ہے۔ جو غلط ہے اذان کا فلسفہ بتایا۔ تقاریر کو بہت زیادہ پسند کیا گیا

سٹیج سیکرٹری گیانی سردار گورچرن سنگھ صاحب گوردوارہ پٹنہ صاحب کے ممبر تھے خاکسار کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے گیانی صاحب نے فرمایا کہ آپ جماعت احمدیہ کے مبلغ ہیں۔ یہ لوگ بڑے ودوان ہوتے ہیں پنجاب میں ایک مقام قادیان ہے وہاں ایک بہت بڑے مہاپرش حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہوئے ہیں۔ احمدی ہر مذہب کے پیشوایان کا احترام کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے نظریہ سے حضرت بابا نانک کی کی تعلیم کو بہت اچھے رنگ میں پیش کیا ہے۔

گیانی صاحب نے خاکسار کو سکھوں کے پٹنہ والے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی اور بتایا کہ ہم لوگوں نے پہلے سے ہی آپ کا نام پوسٹروں میں شائع کر دیا ہوا ہے۔ خاکسار نے پٹنہ پہنچنے کا وعدہ کر لیا۔ بہرحال یہ لوگ نہایت محبت اور حسن اخلاق سے پیش آتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزائے خیر دے۔ آمین

خاکسار
عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ
مظفرپور

پٹنہ سٹی (بہار)

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا پانصد سالہ جنم دن گوردوارہ پٹنہ صاحب میں ۲۱ر، ۲۲ر، ۲۳ر نومبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پنجاب سے بھی بعض معزز سکھ لیڈر اس اجتماع میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے

۲۱ر نومبر کو پروگرام کے افتتاح کے موقعہ پر مختلف نمائندگان مذاہب کی جانب سے حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ علیہ السلام کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور تقاریر پیش کی گئیں مسلمانوں کی طرف سے مکرم و محترم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ اردو پٹنہ یونیورسٹی نے ایک بسیط اور پُر اثر تقریر اس موقعہ پر پیش کی۔ جو بہت زیادہ پسند کی گئی۔ آپ نے سکھ دوستوں کو توجہ دلائی کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ السلام کا کلام بار بار لوگوں کے سامنے احسن رنگ میں پیش کرنا چاہیئے جو کہ وحدانیت، اتحاد، معرفت الٰہی کا ایک خزانہ ہے۔ آپ کی تقریر بہت زیادہ پسند کی گئی۔

گوردوارہ کے ممبر جناب سردار گورنجن سنگھ صاحب کی جانب سے اس اجتماع میں شرکت کی غرض سے خاکسار کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اور پوسٹروں میں نام بھی شائع کیا گیا تھا۔ خاکسار ۲۱ر کی رات کو پٹنہ جھجھ باغ پہنچا اور ۲۲ر کو پٹنہ سٹی۔ رات کو مکرم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب کی زیر صدارت ایک اردو مشاعرہ ہوا۔ جس میں پٹنہ کے مشہور شعراء نے حصہ لیا۔ خاکسار نے بھی ایک پنجابی نظم جس میں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان

بزرگان کے ساتھ گہرے روابط کا اظہار کیا گیا تھا۔ اور جماعت احمدیہ کے ساتھ سکھ مذہب کا گہرا تعلق بتایا گیا تھا سنا تی۔ جو پسند کی گئی۔

۲۳ر نومبر کو خاکسار کی تقریر ہوئی جس میں بابانانک رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی روشنی میں توحید، اتحاد اور معرفت الٰہی کے ذرائع بیان کئے گئے۔ قرآن کریم حدیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام بھی پیش کیا گیا تقریر کو بہت زیادہ پسند کیا گیا۔ انفرادی تبادلہ خیالات بھی سکھ معززین سے ہوتا رہا۔ لٹریچر گورمکھی بعض سکھ معززین کو دیا گیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔

خاکسار

عبدالحق فضل مبلغ جماعت احمدیہ بہار

جموں (کشمیر)

جموں میں گورو نانک جی مہاراج کے عقیدتمندوں نے آپ کی پانصد سالہ جشن بڑی دھوم دھام اور شان وشوکت سے منائی۔ پریڈ گراؤنڈ میں جلسہ کے لئے ایک بڑا پنڈال بنایا گیا تھا۔ بیٹھنے کے لئے مردوں اور عورتوں کا الگ انتظام تھا۔ ان تقریریں ہوئیں اور کوی دربار بھی ہوا۔ خاکسار کو بھی تقریر کرنے کی دعوت دی گئی چنانچہ میں ۲۴/۱۱/۶۹ کو بعد دوپہر ایک بڑے مجمع کے سامنے تقریر کی جس کو بہت پسند کیا گیا۔

۲۴/۱۱/۶۹ کو سکھوں کے بڑے عالم گیانی مان سنگھ صاحب کو گوردوارہ سنگھ سبھا میں ملا۔ آپ موضع چھور ڈاک خانہ بسری ضلع گورداسپور کے رہنے والے ہیں۔ آپ بڑے تپاک سے ملے تبادلہ خیالات ہوا اور سلسلہ کا لٹریچر بڑی خوشی سے آپ نے قبول کیا آپ عربی، فارسی، گورمکھی، اردو اور انگریزی وغیرہ جانتے ہیں۔ اور بیرونی ممالک کی سیر وسیاحت بھی کر چکے ہیں۔

اس موقعہ پر گورو نانک جی مہاراج کے متعلق جموں پر رسالہ سکھ سندیش اور اخبارات مقامی میں میرے مضامین بھی شائع ہوئے جنہیں بہت پسند کیا گیا۔

خاکسار

محمد یوسف صدر جماعت احمدیہ جموں

پونچھ (کشمیر)

مورخہ ۱۸/۱۱/۶۹ کو زیر صدارت جناب غلام محمد صاحب ٹاک سشن جج پونچھ حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی پانصد سالہ برسی کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ دیگر مقررین کے علاوہ خاکسار کی بھی تقریر آدھ گھنٹہ ہوئی۔

خاکسار نے اپنی تقریر کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم "وہ بابا نانک عارف مرد خدا" سے کیا اور سکھ مسلم اتحاد پر سیر کن روشنی ڈالی دوران تقریر میں خاکسار نے صوفیائے کرام اور حضرت باباگورو نانک رح کے باہمی محبت اور پیار اور عقیدت کے چیدہ چیدہ واقعات بھی بیان کئے۔

مورخہ ۲۱/۱۱/۶۹ کو پونچھ میں سنگھ سبھا کی طرف سے لنگر جاری کیا گیا۔ اور لنگر کے لحاظ سے کچہری میں ایک عظیم جلسہ گاہ تیار کیا گیا۔ خاکسار کی زیر نگرانی مکرم عبدالباری صاحب سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ سلواہ مکرم چوہدری شمس الدین صاحب صدر جماعت پونچھ اور عزیزم نور محمد صاحب نے کچھ دیدہ زیب چارٹ تیار کرکے جو مختلف اقتباسات اور حضرت بابانانک کی تصویر پر مشتمل تھے جلسہ گاہ کے صدر دروازہ پر آویزاں کئے خوش قسمتی سے اسی روز جلسہ سالانہ قادیان کے پوسٹر بھی پہنچ گئے۔ چنانچہ ان میں سے دو پوسٹر بھی وہاں چسپاں کردیئے لوگوں نے ان پوسٹروں کو سراہا۔

مورخہ ۲۳/۱۱/۶۹ کو بھی خاکسار کی ایک تقریر ہوئی۔ ۴۵ دقیقت کے با وجود خاکسار نے حضرت باباگورونانک رح صاحب کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ آپ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ تھے۔ آپ کی تعلیم قرآن سے مطابقت رکھتی اور توحید کو پیش کرکے خدا تعالیٰ کی وحدانیت ثابت کرتی ہے

خاکسار

شیخ حمید اللہ مبلغ پونچھ

ادارہ بدر

قارئین حضرات

کی

خدمت میں

عید سعید

کی مبارک

تقریب پر

تہنیت پرخلوص

پیش کرتا ہے

پینگاڈی میں یوم تبلیغ

نظارت دعوت وتبلیغ کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۲ر اخاء (اکتوبر) بروز اتوار "یوم التبلیغ" منایا گیا۔ اور اس روز پینگاڈی۔ ادکیمپاڈی، ماٹنگام نیز اذرم وغیرہ مقامات پر وسیع پیمانہ پر تبلیغ کی گئی۔

۲۸ر اخاء کو پینگاڈی سے سولہ میل دور تالیپرمبا میں (Taliparamba) ایک اور پروگرام تھا۔ مکرم ایس۔ وی۔ کنجی احمد صاحب (S.V. Kunji Ahmad Sahib) نے ہمارے نمائندوں کے ساتھ بڑی عزت واحترام سے ملاقات کی۔ اور ہماری اہم کتابیں کالج لائبریری میں رکھنے کے لئے شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔

(۲) پینگاڈی سے تقریباً اکسٹھ میل دور اپشی ملا میں مورخہ ۱۹۶۸ء/۳۴۸ نبوت منگل کے دن ایک کانفرنس بنام شانتی کانفرنس جس کے کرتا دھرتا ایک ہندو جوگی نتراج گورو (کیرلہ) تھے کا افتتاح ہوا۔ آخری دن یعنی مورخہ ۲۰ر نبوت جمعرات کو ہمارے جماعت کے کچھ نمائندے بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ نتراج گرو اور ان کے متبعین نے ہمارے نمائندگان کو بہت عزت دی اور ہماری طرف سے قرآن کریم (انگریزی) اور دیگر انگریزی کتابیں قیمتاً حاصل کیں۔

خاکسار ایم کنجی احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی

تحریک جدید کا نیا مالی سال

اور

احباب جماعت کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما چکے ہیں جس کی اطلاع بذریعہ سرکلر لیٹر جملہ جماعتوں اور احباب کو بھجوائی جا چکی ہے۔ حضور کا اصل ارشاد ابھی تک موصول نہیں ہو سکا۔ جب موصول ہوگا فوراً احباب تک پہنچا دیا جائے گا۔

۱۷ر نبوت (نومبر) تک احباب کے وعدہ جات کی فہرست اور ادائیگی کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائی گئی تھی جس پر حضور نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں۔ رحمتوں سے نوازے اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء"۔

ابھی بعض جماعتوں اور افراد کی طرف سے وعدہ جات کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ان کی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدہ جات کی اطلاع دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ ۳۰ر نبوت (نومبر) تک کے وعدہ جات اور ادائیگی کی فہرست بغرض دعا حضور کی خدمت میں بھجوائی جاری ہے آئندہ فہرست ۱۲ر فتح (دسمبر) تک وعدہ جات کی بھجوائی جائے گی۔ اس لئے احباب اس طرف فوری توجہ فرما دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور حافظ و ناصر ہو۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

بائبل کی متضاد باتیں

جماعت احمدیہ نے بائبل کی اندرونی و بیرونی شہادتوں کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح ثابت کی تھی کہ موجودہ بائبل الہامی نہیں۔ کیونکہ اس میں جگہ جگہ اختلافات اور متضاد باتیں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ بات کسی الہامی کتاب کے شانِ شایاں نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن کریم اپنے متعلق یہ دعویٰ ہے کہ

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَ
لَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ
لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا
(النساء، آیہ ۸۲)

یعنی لوگ قرآن کریم پر تدبر کیوں نہیں کرتے اگر یہ کتاب غیر اللہ کی طرف سے نازل ہوتی تو وہ اس میں بہت سارے اختلافات پا سکتے گویا کہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ چونکہ اس میں کہیں بھی کوئی اختلاف یا تضاد نہیں پایا جاتا اس لئے یہ خالصتہً الٰہی اور الہامی کتاب ہے۔ لیکن اس کے برعکس عیسائیوں کی کتاب مقدس میں بے شمار اختلافات نظر آتے ہیں۔ اب اس بات کا اقرار غیر مسلم مفکرین اور ماہرین کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں چنانچہ کوٹون (کیرلہ) سے نکلنے والے ہفت روزہ رسالہ جنانیگم (Janayugam) کی مورخہ ۱۴ر ستمبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں مذکورہ بالا عنوان پر ایک مفکر مسٹر اے۔ ٹی۔ کوور (A-T. KOUWR) کا ایک تحقیقی مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کا مالا یالم ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے۔

خاکسار
محمد عمر مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

عیسائیوں کے اعتقاد کے مطابق بائبل کی تمام باتیں خدا ہی کا بیان فرمودہ ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس کتاب کا نام کتاب مقدس رکھا ہے۔ بائبل ۶۶ کتابوں پر مشتمل ہے جس میں عہد نامہ قدیم کی ۳۹ اور عہد نامہ جدید کی ۲۷ کتابیں ہیں۔

عیسائیوں کے اعتقاد کے مطابق اس میں بیان شدہ تمام باتیں خدا نے اپنے برگزیدوں کو بذریعہ وحی و الہام نازل فرمائی تھیں۔

چنانچہ پطرس کہتا ہے:-
"اور پہلے یہ جان لو کہ کتاب مقدس کی کسی نبوت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں۔ کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی۔ بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔" (۲ پطرس ۱: ۲۰، ۲۱)

اس بیان کے مطابق اگر یہ کتاب مقدس ایک عالم کل ہستی خدا کے کلاموں پر مشتمل ہے تو انسانی تصنیفوں کے برعکس اسے غلطیوں سے پاک ہونا چاہیئے تھا۔ حالانکہ بائبل متضاد باتوں سے بھری ہوئی نظر آتی ہے۔

اسرائیلیوں کے پہلے بادشاہ سموئیل کی تاریخ بیان کرنے والی کتاب سموئیل عہد نامہ قدیم کی اہم کتابوں میں سے ایک ہے۔ اس کتاب میں ایک جگہ یوں درج ہے:-

"سو ساؤل کی بیٹی میکل مرتے دم تک بے اولاد رہی۔
(۲ سموئیل ۶: ۲۳)

لیکن اسی کتاب میں ایک جگہ یوں لکھا ہے:-

"اور ساؤل کی بیٹی میکل کے پانچوں بیٹوں کو ......"
(۲ سموئیل ۲۱: ۸)

فوت شدہ شخص کی لکھی ہوئی کتاب

عہد نامہ قدیم کی ابتدائی پانچ کتابوں یعنی پیدائش۔ خروج۔ احبار۔ گنتی اور استثناء کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لکھی ہوئی ہیں چنانچہ پانچویں کتاب استثناء کا آغاز ہی اس طرح ہے۔

"یہ وہی باتیں ہیں جو موسیٰ نے یردن کے اس پار بیابان میں .... سب اسرائیلیوں سے کہیں۔" (استثناء ۱: ۱)

مذکورہ حوالہ کے مطابق اگر یہ کتاب واقعی موسیٰ کی بیان کردہ ہے۔ تو اس میں اپنی موت اور تدفین کی خبر شائع نہیں کی جا سکتی تھی۔ حالانکہ لکھا ہے:-

"پس خداوند کے بندہ موسیٰ نے خداوند کے کہنے کے موافق وہیں موآب کے ملک میں وفات پائی۔ اور اس نے اسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل دفن کیا۔ پر آج تک کسی آدمی کو اس کی قبر معلوم نہیں اور موسیٰ اپنی وفات کے وقت ایک سو بیس برس کا تھا اور نہ تو اس کی آنکھ دھندلانے پائی۔ اور نہ اس کی طبعی قوت کم ہوئی۔ اور بنی اسرائیل موسیٰ کے لئے ماتم کرنے اور رونے پیٹنے کے دن ختم ہو گئے .... اور اس وقت سے اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ کی مانند جس سے خداوند نے روبرو باتیں کیں نہیں اُٹھا۔"
(استثناء ۳۴: ۵، ۱۰)

اگر واقعی استثناء کا مصنف موسیٰ تھا تو اپنی وفات اور تدفین کی باتیں وہ کس طرح لکھ سکتا تھا۔ کیا عیسائیوں کا یہ خیال ہے کہ ایک فوت شدہ شخص اپنی تدفین خود ہی کر سکتا ہے۔ موسیٰ یہ بات کس طرح کہہ سکتا تھا کہ اس کے مرنے کے بعد اس سے بڑھ کر کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کتاب دیگر الہامی کلمات کے اندراج کے بعد کسی نے افواہوں کی بنیاد پر تحریر کی ہے۔

خدا نظر آتا ہے اور نہیں آتا

"خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔"
(یوحنا ۱: ۱۸)

"تم نے کبھی اس کی (خدا کی) آواز سنی ہے اور نہ اس کی صورت دیکھی۔"
(یوحنا ۵: ۳۷)

"یہ بھی کہا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہے گا۔" (خروج ۳۳: ۲۰)

یہ کلمات خدا اور یسوع مسیح جو خدا کا ایک حصہ اور لڑکا تھا کے کہے ہوئے ہیں۔ لیکن مندرجہ ذیل حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کلمات کی کوئی حقیقت نہیں۔

"میں نے خداوند کو مذبح کے پاس کھڑے دیکھا۔" (عاموس ۹: ۱)

"اور یعقوب نے اس جگہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا۔"
(پیدائش ۳۲: ۳۰)

"اور جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے بات کرتا ہے ویسے ہی خداوند روبرو ہو کر موسیٰ سے باتیں کرتا تھا۔"
(خروج ۳۳: ۱۱)

"تب خداوند نے آدم کو پکارا۔ اور اس سے کہا کہ تو کہاں ہے؟ اس نے کہا میں نے باغ میں تیری آواز سنی۔ اور میں ڈرا۔ کیونکہ میں ننگا تھا اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا۔
(پیدائش ۳: ۹، ۱۰)

غرض عیسائیوں کی یہ کتاب مقدس اس قسم کے اختلافات و تضاد سے بھری پڑی ہے۔

لہٰذا اس کتاب کو پرانی اور "دادی امّاں والی" کہانیوں سے زیادہ اہمیت اور وقعت نہیں دی جا سکتی!"
(جنانیگم۔ کوٹون۔ کیرالہ ۱۴ر ستمبر ۱۹۶۹ء)

درخواست دعا

خاکسار امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے فسٹ ایئر کا فائنل امتحان دے رہا ہے جو ۲۹ر دسمبر سے شروع ہو رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے جملہ احباب و بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار طارق احمد احمدی کٹک (اڑیسہ)

درخواستہائے دعاء

۱۔ جماعت احمدیہ بھدرک کے سب سے پہلے احمدی شیخ عبداللہ صاحب مرحوم کے صاحبزادہ منشی شیخ شمس الدین صاحب جو بذات خود نہایت ہی مخلص، عبادت گذار اور ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں آجکل مختلف قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں نیز اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اس رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں منشی صاحب کے مشکلات کے دور ہونے نیز شفایابی، رزق میں کشائش اور ان کی اولاد کے صالح اور دیندار ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ہارون رشید احمدی (بھدرک)

۲۔ مکرم مولوی غلام احمد شاد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان دنوں آنکھوں کی بینائی متاثر ہونے کے باعث سخت پریشان ہیں۔ جملہ احباب جماعت احمدیہ سے ان کی آنکھوں کی بینائی کی بحالی اور کامل و عاجل شفایابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

آپ کا چندہ اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ صلح ۱۳۴۹ ہش (جنوری ۱۹۷۰ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اوّلین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس رُوپے بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد اُن کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیشِ نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرمادیں گے۔ ان احباب کو بذریعہ خط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

مینجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریدار	اسماء خریداران	نمبر خریدار	اسماء خریداران
۱۰۶۹	مکرم ایس۔ ایم۔ رضوان صاحب	۱۴۴۰	مکرم چوہدری فقیر اللہ صاحب۔
۱۰۷۵	” حبیب احمد صاحب۔	۱۴۴۲	” شفیع الدین صاحب۔
۱۱۰۰	” عبد الصمد خان صاحب	۱۴۴۵	” محمد اسلم خان صاحب۔
۱۱۱۶	امجد اکیڈمی	۱۴۴۹	” ڈاکٹر محمد یونس صاحب۔
۱۱۹۱	” سید عزیز الدین احمد صاحب۔	۱۴۵۵	” قائد مجلس خدام الاحمدیہ
۱۱۹۴	” محمد اسماعیل صاحب۔	۱۴۵۶	” جمال الدین صاحب۔
۱۲۰۵	مکرمہ تہمنی بو صاحبہ۔	۱۴۶۵	” ایم اے رشید صاحب۔
۱۲۲۰	مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب۔	۱۵۲۰	” ڈاکٹر ایم۔ ایچ ساجد صاحب۔
۱۲۴۳	” سیکرٹری اشاعت عمر فاؤنڈیشن	۱۶۱۳	اعظم بیڑی فیکٹری۔
۱۲۵۲	” شیخ علی صاحب ٹیلر۔	۱۶۱۴	اعظم بیڑی فیکٹری۔
۱۲۶۲	” سید عبد الہادی صاحب۔	۱۶۳۷	مکرم لطیف الرحمٰن صاحب۔
۱۲۷۴	مکرمہ مہر النساء صاحبہ۔	۱۶۷۴	” سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔
۱۳۸۸	مکرم مظفر احمد صاحب پال۔	۱۶۹۳	” بشیر الدین عبید اللہ صاحب
۱۳۹۰	” شفیع احمد صاحب۔	۱۸۱۳	” عبد الشہید صاحب۔
۱۴۱۵	” محمد قربان صاحب	۱۸۳۰	” سیّد عنایت اللہ صاحب۔
۱۴۱۹	مکرمہ مُعینہ بیگم صاحبہ۔	۱۸۳۳	” شریف احمد صاحب۔
۱۴۲۹	مکرم سید حفیظ احمد صاحب	۱۸۸۶	” شاہ ربڑ فیکٹری۔
۱۴۳۴	” خواجہ فضل حسین صاحب۔	۱۸۸۹	” محمود احمد غوری صاحب۔
		۱۹۴۵	” شیخ دوست محمد صاحب۔
۱۴۳۶	” سید محمود احمد صاحب	۱۹۶۲	” عبد الکریم صاحب۔

تقریبِ رخصتانہ و اظہارِ تشکّر

مظفر پور ۸ر نبوت (نومبر)۔ مکرم سید غلام مصطفےٰ صاحب کی صاحبزادی عزیزہ حمیدہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریبِ رخصتانہ انجام پائی۔ اعلانِ نکاح صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عزیز محمد رضوان صاحب ڈیفنس موسیٰ بنی مائنز کے ساتھ چند سال قبل کلکتہ میں فرما چکے تھے۔ اس موقعہ پر شہر کے معزّزین ہندو مسلمان اور جملہ احمدی احباب مدعو تھے۔ ساڑھے سات بجے شام مکرم سید صاحب موصوف کی کوٹھی آشیانہ پر یہ تقریب منعقد ہوئی۔ خاکسار نے تلاوتِ قرآنِ کریم کے بعد حقوقِ زوجین کے موضوع پر مختصر تقریر کی۔ اور دو نظمیں میں سے ایک دُعائیہ نظم پڑھی۔ حضرت سید دزار حسین صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ اور مدعوین نے کھانا تناول فرمایا۔ دوسرے روز بارہ بجے دن اجتماعی دُعا کے ساتھ برات رخصت ہوئی۔ اور تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پائی۔ مکرم سید صاحب موصوف نے اس موقعہ پر اُنتیس روپے (Rs. 29/-) شکرانہ فنڈ میں ادا فرمائے ہیں۔ (10/- اعانت بدر، 15/- عام شکرانہ فنڈ، 4/- صدقہ عام)

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنادے آمین۔

خاکسار: عبد الحق فضل
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفر پور

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ سے قبل اس کی سو فیصدی ادائیگی کی جانی ضروری ہے!!

جلسہ سالانہ کے مبارک ایّام میں اب صرف چند یوم باقی رہ گئے ہیں۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس رُوحانی اجتماع میں شرکت کرنے کی توفیق بخشے اور اُن برکات سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دُعائیں فرمائی ہیں۔ آمین ثم آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے۔ جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ازبس ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان نے تاحال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دی اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم بھی وصول نہیں ہوئی۔

لہٰذا جملہ احباب جماعت و عہدیدارانِ مال اور مبلغینِ کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف وصولی کے لئے خاص توجہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اس چندہ کی جلد از جلد سو فیصدی ادائیگی کی توفیق بخشے آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

دواخانہ درویش رجسٹرڈ قادیان

کی طرف سے آپ کی خدمت میں جلسہ سالانہ کی مبارکباد کا تحفہ پیش ہے۔

ہمارا پروگرام ہے کہ ہماری طرف سے پیش کردہ ادویات حضرت مولانا مولوی الحاج حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ حقیقی درویش شاہی حکیم جموں و کشمیر کے نسخہ جات پر مبنی ہوں۔

چنانچہ

سُرمہ درویش
مردوں کے لئے

درویش کاجل
عورتوں اور بچوں کے لئے

آپ کے نسخہ خوشبو کلاں ہیں جو کہ ۲۵ کیٹیں خالص اور قیمتی دیسی جڑی بوٹیوں اور نیچے مرتیوں کے مرکبات ہیں۔ اور آنکھوں کے جملہ امراض ککرے۔ دھند۔ جالا۔ خارش۔ پانی بہنا۔ اور کمزوری نظر کے لئے نہایت مفید ہونے کے ساتھ ساتھ آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں۔ **درویش امرت**۔ پیٹ کے جملہ امراض ہیضہ۔ بدہضمی۔ گیس۔ نیز نزلہ زکام کھانسی سر درد۔ اور بخار وغیرہ کیلئے بے حد مفید ہے۔ **درویش بام**۔ سر درد۔ جوڑوں کے درد نزلہ زکام۔ چھاتی کے درد وغیرہ کے لئے مفید ہے جس طرح وکس (VICKS) فائدہ دیتی ہے۔ **درویش منجن**۔ دانتوں کے جملہ امراض پائیوریا۔ پانی لگنا۔ پیپ آنا۔ درد رہنا۔ خون آنا۔ میل وغیرہ کے لئے نادر تحفہ ہے۔ دانتوں کو مفید اور مضبوط بناتا ہے۔ **درویش چورن**۔ پیٹ میں سخت درد ہو۔ جی متلاتا ہو۔ کچھ ہضم نہ ہوتا ہو۔ اس کے استعمال سے ہر چیز ہضم ہوگی۔ اور آپ کا معدہ طاقتور ہوگا۔ **درویش ویزلین**۔ چہرے اور ہاتھ پیروں کی خشکی کو دور کر کے نرم اور ملائم بناتی ہے۔ **درویش سینٹ**۔ اپنے کپڑوں پر لگائیے اور دن بھر بھینی بھینی خوشبو محسوس کیجئے۔ **اٹھرا کی بیماری** کی گولیاں بھی پیشِ خدمت ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ صرف جو کہ قریباً لاگت ہے۔ بستیے کی سلائی ساتھ میں مفت۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ۔ جو بہن بھائی جلسہ پر نہیں آرہے ہیں وہ آنے والے بہن بھائیوں سے منگوا کر ڈاک خرچ کی بچت کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ ہماری ادویات قادیان دارالمسیح کا تحفہ اور تبرک ہیں۔

مینیجر دواخانہ درویش رجسٹرڈ قادیان

امرتسر و بٹالہ سے قادیان آنے جانے والی بسوں اور ریلوں کے اوقات

قادیان کی مقدس سرزمین کی زیارت کیلئے آنے والے احباب کی سہولت کے لئے قادیان پہنچنے کیلئے بسوں اور ریلوے اوقات کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے —— ریلوے اسٹیشن امرتسر پر مورخہ ۱۶-۱۲-۶۹ و ۱۷-۱۲-۶۹ پورا وقت ایک کارکن ڈیوٹی پر ہوں گے جو دوستوں کو ضروری معلومات بہم پہنچانے میں مدد دیں گے۔ عند الضرورت احباب اُن سے رابطہ قائم رکھیں۔

بسوں کا انتظام۔ (۱) امرتسر سے قادیان کے لئے چودہ بسیں ہر روز چلتی ہیں یہ سروس صبح ۸-۱۰ بجے سے شروع ہو کر شام کو آخری بس ۵-۴۰ پر قادیان کے لئے روانہ ہوتی ہے۔ (۲)۔ امرتسر سے آمدہ بسوں کے علاوہ جو براستہ بٹالہ پہنچتی ہیں بٹالہ اور جالندھر سے بھی چل کر قادیان بسیں پہنچتی ہیں۔ اسی طرح کل ملا کر بٹالہ قادیان کے لئے ۲۱ بسیں چلتی ہیں۔ ہر نصف گھنٹہ کے بعد قادیان کے لئے بٹالہ سے بس مل جاتی ہے۔ بٹالہ سے قادیان کیلئے آخری بس ۷-۱۵ شام کو چلتی ہے —— (۳)۔ بٹالہ سے قادیان تک سکوٹر، تانگے اور ٹیکسی بھی چلتی ہے عند الضرورت اس سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ریلوے اوقات

بٹالہ سے قادیان آنے والی گاڑیاں			قادیان سے بٹالہ تک جانیوالی ریل گاڑیاں		
وقت روانگی	وقت رسید	کیفیت	وقت روانگی	وقت رسید	کیفیت
۹-۴۵	۱۰-۳۰	امرتسر سے پٹھانکوٹ جانیوالی گاڑی جو ۸-۳۰ پر امرتسر سے چل کر ۹-۳۰ پر بٹالہ پہنچتی ہے اسس سے میل کھاتی ہے۔	۸-۳	۹-۰۵	امرتسر جانیکے لئے بٹالہ میں کسی گاڑی سے میل نہیں البتہ پٹھانکوٹ جانیکے لئے ۹-۵۵ پر گاڑی مل جاتی ہے
۹-۱۵	۹-۵۰	امرتسر سے پٹھانکوٹ جانیوالی گاڑی جو ۱۷-۵۰ پر امرتسر سے چلتی ہے اور ۱۸-۵۰ پر بٹالہ آتی ہے وہ اس سے میل کرتی ہے۔	۱۷-۵۰	۱۸-۱۵	بٹالہ میں ۵۰ منٹ انتظار کرنے پر امرتسر اور پٹھانکوٹ جانیوالی ہر دو گاڑیاں ۱۰-۱۹ پر مل جاتی ہیں۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

ضروری اعلان

نظارت ہذا کے تعلیمی ادارہ جات (تعلیم الاسلام ہائی سکول و نصرت گرلز ہائی سکول قادیان) کے لئے بی اے۔ بی ایڈ اور جے۔ بی۔ ٹی معلمین و معلمات کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ جنہیں علی الترتیب ۱۸۰-۱۰-۲۵۰ - ۱۵-۲۱۰/۴۰۰ اور ۱۰۰-۴-۱۴۰-۶-۲۰۰-۷-۲۳۵ روپے کا گریڈ دیا جائے گا۔ دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے اور مرکز احمدیت میں رہائش کی سعادت کے خواہشمند ٹرینڈ گریجوایٹ اساتذہ اور استانیوں کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں مع نقول اسناد جلد از جلد دفتر نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

المُعلن ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

احمدیہ مسلم کیلنڈر ۱۳۴۹ ہجری شمسی

مطابق ۱۹۷۰ عیسوی

احباب اور جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سال آئندہ ۱۳۴۹ ہجری شمسی (مطابق ۱۹۷۰ء) کا کیلنڈر ۳۰ × ۲۰ کے سائز میں عمدہ کاغذ اور تین جاذب نظر رنگوں پر مشتمل جلد شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کی قیمت ۶۰ پیسے علاوہ محصول ڈاک ہے۔ ابھی سے اپنے آرڈر بھیج کر کیلنڈر ریزرو کروالیں۔ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا۔

۱۔ جلی حروف میں آیت قرآنی کیلنڈر کو روشن کر رہی ہو گی۔
۲۔ آیت کے نیچے دُنیا کا نقشہ ہوگا جس میں احمدیہ مشنوں و مساجد و سکولز وغیرہ کی نشاندہی ہوگی۔
۳۔ نقشہ کی دائیں طرف منارۃ المسیح دکھایا جائے گا۔
۴۔ کیلنڈر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات ہوں گے۔
۵۔ کیلنڈر میں تمام دُنیا کے احمدی مشنوں۔ مساجد۔ تراجم قرآن مجید۔ اخبارات کی تفصیلات ہوں گی۔
۶۔ کیلنڈر میں تاریخیں انگریزی حروف میں درج کر کے تمام علاقوں کے لئے یکساں فائدہ مند بنایا جائے گا۔
۷۔ سال آئندہ میں جو تقریبات منعقد ہوں گی ان کا بھی ذکر کیا جائے گا۔
۸۔ کیلنڈر کے اوپر نیچے مضبوط ٹین کی پتریاں لگی ہوں گی تاکہ کیلنڈر دیر تک کارآمد رہے۔
۹۔ کیلنڈر کی قیمت ان سب خصوصیات کے باوجود ساٹھ پیسے (60 P.) رکھی گئی ہے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب اور جماعتیں قادیان پہنچ کر کیلنڈر حاصل کر لیں اس طرح اخراجات ڈاک کی بچت رہے گی ——!!

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

سپیشل گم لوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام دفاع۔ پولیس۔ ریلوے فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ۔ شاپس۔ اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

گلوب ربڑ انڈسٹریز

☆— آفس و فیکٹری: ۱۰- پربھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ — فون نمبر ۴۲—۳۲۷۲
☆— شو روم: ۱/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ — فون نمبر ۳۴—۴۰۱
☆— تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "GLOBE EXPORT"

یہ بہت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا۔ اور یہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے۔ ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA—1

تار کا پتہ "Autocentre" — فون نمبرز 23—1652، 23—5222

بدر کا آئندہ شمارہ

جلسہ سالانہ نمبر

ہوگا

اور ۲۵ دسمبر کا شمارہ شائع نہ ہو سکے گا۔ خریداران مطلع رہیں ٭

(مینیجر بدر)